بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 45 | ۸ تا ۱۴ رجب ۱۴۳۵ھ — 9 تا 15 مئی 2014ء | شمارہ: 19

سعودی عرب

عالم اسلام کا سب سے بڑا خیر خواہ!

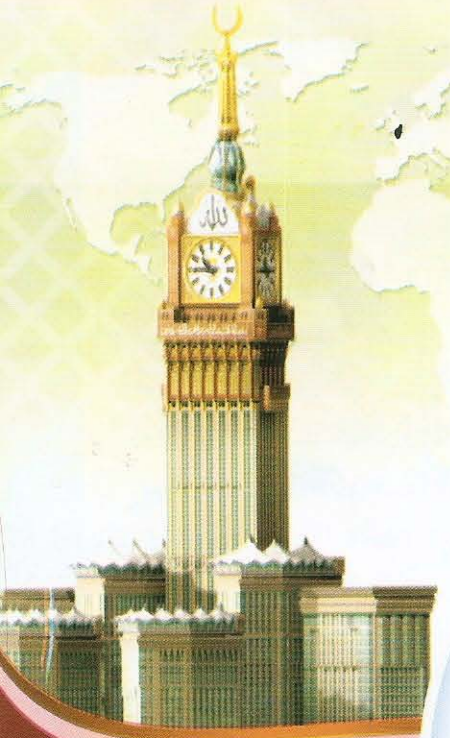

ماہِ رجب سے متعلق بدعات شریعت کے آئینہ میں!

اِمسال عازمینِ حج کو مزید سہولتیں میسر ہوں گی۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم MNA

قرآن وسنت کی روشنی میں

- غیبت کی سنگینی.....؟؟
- ابوالقاسم کنیت رکھنا.....؟؟
- گڑیاں کھلونے فروخت کرنا.....؟؟

گناہوں کو ختم کر دینے والے اعمال؟

درس قرآن

پروفیسر احمد حماد

مالک کا نائب

﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ (البقرۃ:۳۰)

''اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔''

انسان اس زمین پر مالک کائنات کا نائب بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اشرف المخلوقات کا لقب بھی اسی کے پاس ہے' جبکہ بقیہ ساری کائنات اسی حضرت انسان کی خدمت و سہولت کے لیے پیدا کی گئی ہے:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرۃ:۲۹)

''وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا فرمایا۔''

جبکہ اس کو خلیفۃ اللہ فی الارض بنانے کا مقصد زمین پر اللہ کے نظام کو قائم کرنا' اپنے مالک کی سلطنت کے اس کو احکامات کو نافذ کرنا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس سارے عمل میں اسی نائب کا امتحان بھی مقصود تھا' کیونکہ اگر مالک چاہتا تو زمین پر اپنی سلطنت کو خود ہی قائم کر لیتا جس طرح کہ اس نے آسمان پر اپنی سلطنت قائم کر رکھی ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ﴾ (الانعام:۱۶۵)

''وہ (اللہ ہی ہے) کہ جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ ان چیزوں میں تم کو آزمائے جو تمہیں عطاء کی گئی ہیں۔''

لیکن بگاڑ اور فساد اس وقت شروع ہوتا ہے جب انسان مالک کا نائب رہنے کی بجائے خود مالک بننے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ کے احکامات کی پیروی اور اس کا نفاذ کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی اور اتباع کرنے لگتا ہے:

﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ﴾ (الجاثیۃ:۲۳)

''کیا آپ نے اس شخص کے بارہ میں غور فرمایا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے' اللہ نے بھی اسے گمراہ کر رکھا ہے''

ایسی صورت حال میں انسان کے لیے نجات کا راستہ صرف یہی ہے کہ وہ اس خطہ ارضی پر اپنی حیثیت کو سمجھے اور اپنے اس مقام کی طرف پلٹے جس مقام پر اللہ نے اسے مبعوث کیا ہے' یعنی مالک بننے کی بجائے نائب بن کر ہی زندگی گذارے۔ تاکہ دنیا میں سعادت اور آخرت میں اپنے مالک کی رضا کا حقدار ٹھہر سکے۔

درس حدیث

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

شکر وصبر

عن صهيب رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((عجبا لامرا لمومن ان امره كله له خير وليس ذالك لاحد الا للمومن ان اصابته سراء فشكر فكان خيرا له وان اصابته ضراء صبر فكان خيرا له)) (رواه مسلم)

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی بڑا خوش کن ہے اس کے کام میں ہر قسم کی بھلائی ہے یہ بات مومن کے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہے اگر اسے کوئی خوشی نصیب ہوتی ہے وہ اس پر شکر ادا کرتا ہے تو وہ اس کے لئے بھلائی ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے۔'' (مسلم)

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ایماندار بندے کی بڑے خوبصورت انداز میں تعریف فرمائی ہے کہ ایماندار بندے کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے اور اس کے ہر معاملے میں اس کے لئے بھلائی ہے اور یہ انعام ایماندار بندے کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں ہوتا۔ ایماندار بندہ ہر حال میں خوش رہتا ہے اور اپنے مالک کا فرمانبردار بن کر زندگی گزارتا ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ جب اسے کوئی خوشی ملتی ہے تو اس پر اتراتا نہیں اور نہ وہ آپے سے باہر ہو کر خلاف شریعت کام کرتا ہے بلکہ اس نعمت کے مل جانے پر اپنے مالک کا شکر ادا کرتا ہے جس کے نتیجے میں اس پر اللہ تعالیٰ مزید انعام دیتا ہے کسی خوشی کے میسر آنے پر شکر گزار بن جانا بہت بڑی نیکی ہے۔ جس کا اسے دنیا میں بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اجر پائے گا۔ دوسری خوبی ایماندار بندے کی یہ ہے کہ جب اسے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو اس پر گھبراہٹ کا اظہار کرنے کے بجائے صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ مومن کے معاملات ہمیشہ درست اور منظم ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ غمی کے موقعہ پر غم سے نڈھال ہو کر بیٹھ نہیں جاتا بلکہ اس پریشانی پر صبر کرتا ہے اور خوشی ملنے کی صورت میں اپنے آپ کو کنٹرول کرتا ہے۔ آپے سے باہر ہو کر بے ہودہ اور غیر شائستہ حرکات نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن بندہ پرسکون زندگی بسر کرتا ہے رسول اکرم ﷺ نے ہر معاملے میں اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے اس حدیث میں بھی خوشی اور غمی کے لمحات میں اعتدال پسندی کی تعلیم ہے۔ جو لوگ پریشانی کے عالم میں ہمت ہار جاتے ہیں وہ مزید پریشان ہوتے ہیں لہٰذا پریشانی اور مشکل کے وقت صبر کا دامن تھامنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے کچھ حاصل کرنے کے لئے کچھ کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا بھلائی اور خیر کے متلاشی پر لازم ہے کہ وہ مشکلات پر صبر کرے اور نعمت مل جانے پر شکر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت سے مالا مال فرما دے۔ آمین!

پیغامِ اقبالؒ

21 اپریل کو ہر سال یہاں یومِ اقبال منایا جاتا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں تعطیل بھی ہو جاتی ہے۔ اس روز جلسے اور تقاریب بھی منعقد کی جاتی ہیں اور یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہم نے اقبالؒ کا حق ادا کر دیا ہے جو خام خیالی ہے۔ اس لئے کہ جب ہم علامہ مرحوم کو اپنا قومی شاعر، سیاسی رہنما اور فلاسفر تسلیم کرتے ہیں، جنہوں نے اسلامی و فلاحی مملکت پاکستان کا تصور پیش کیا جس میں قائداعظم نے بفضل اللہ رنگ بھر دیا۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کی فکر اور سوچ پر عمل کر کے اپنی عظمتِ رفتہ کی یاد تازہ کریں۔ دراصل علامہ اقبال مسلمانوں کی زبوں حالی اور پسماندگی پر بے حد رنجیدہ خاطر تھے۔ وہ مسلمانوں میں اسلام کی روح پھونک کر انہیں دنیا کی قیادت کا اہل بنانا چاہتے تھے۔ یہ عجیب بات ہے کہ لوگ آئے روز مزارِ اقبال پر پھولوں کی چادریں تو چڑھا دیتے ہیں لیکن فکر و آگہی کے سدابہار پھول جو گلشن اقبال میں جا بجا بکھرے ہوئے ہیں، انہیں اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پھر ستم یہ بھی ہے کہ یہاں ایک ایسا طبقہ بھی موجود ہے جو فکر اقبال کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف ہے۔

آج ہم افراتفری کے جس نازک دور سے گزر رہے ہیں، تعلیمات اقبال کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ علامہ اقبال نے قوم کو جہاں اتحاد اور یقیں محکم کی دولت سے مالا مال ہونے کی تلقین کی ہے وہاں عمل پیہم کے درس کے ساتھ ساتھ کتاب و سنت کو مشعل راہ بنانے پر زور دیا ہے، فرماتے ہیں ؎

گر تو می خواہی کہ مسلماں زیستن..... نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست ..... اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

ان حالات میں اگر کلام اقبال کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور اور تاریکیوں کو اجالوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور اگر اقبال کے فکری سرمایہ سے فائدہ اٹھایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا خزاں گزیدہ چمن پھر سے بہاروں کا امین نہ بن جائے۔

یہ بھی تلخ حقیقت ہے کہ حصولِ آزادی کے بعد ہم نے استحکام وطن اور اسلام کی سربلندی کے لئے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا۔ اپنی نااہلیوں اور حرص اقتدار کی وجہ سے آدھا ملک گنوا دیا۔ ہمارا دعویٰ تو یہی ہے کہ ہم آزاد ہیں لیکن ابھی تک ہم آزادی کی معنوی خوبیوں سے بہرہ ور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک ہم نے یورپ کے قوانین کو سینے سے لگا رکھا ہے جب کہ ہمارے مسائل کا حل نفاذِ اسلام میں مضمر ہے۔

علامہ اقبال مسلمان نوجوانوں سے خصوصی طور پر مخاطب ہوتے ہیں۔ وہ خوب جانتے تھے کہ یہی طبقہ آئندہ چل کر نئے تقاضوں کو پورا کر سکے گا۔ تحریک پاکستان میں نوجوانوں نے جو اہم اور تابندہ کردار ادا کیا اسے تاریخ کے صفحات سے محو نہیں کیا جا سکتا۔ علامہ اقبال کہتے ہیں ؎

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی ..... ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد

ماہر اقبالیات ڈاکٹر محمد رفیع الدین صدیقی خودی کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ اقبال کی حکمت میں خودی سے مراد وہ شعور ہے جو خود شناس اور خود آگاہ ہو اور اپنی ذات اور اپنے مقاصد کا احساس یا شعور رکھتا ہو۔ لیکن یہاں شعور کا مطلب ہوش یا تمیز نہیں بلکہ وہ چیز ہے جس کا خاصہ ہوش یا تمیز رکھنا ہے یا جس کی وجہ سے ایک انسان تمیز یا ہوش رکھتا ہے۔ انسان میں یہی چیز ہے جو خود شناس یا خود آگاہ ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو ''میں'' کہتی ہے۔''

اقبال اس بات پر پختہ یقین رکھتے تھے کہ کسی قوم کی زندگی میں تہذیبی خلا کا المیہ اسی وقت واقع ہوتا ہے جب اس کے نوجوان کسی دوسرے تمدن کی ظاہری آب و تاب کا شکار ہو کر اپنے تمدنی رشتوں سے تعلق توڑ لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی دیکھ رہے تھے کہ ہماری قوم کے نوجوان کس طرح لاشعوری طور پر تہذیب افرنگ کے طلسم کا شکار ہوتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے کلام میں اس تہذیب کے کمزور پہلوؤں کی نقاب کشائی کمال خوبصورتی کے ساتھ کی اور بار بار نوجوانوں کو اس امر کا احساس دلایا کہ ع

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
گناہ مٹانے والے اعمال (خطبہ حرم)	6
ماہِ رجب اور موجودہ مسلمان	10
ایک جامع دعا اور اس کے فوائد	13
حضرت بٹالویؒ سے مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ	14
سعودی عرب..... عالم اسلام کا خیر خواہ	16
الحاج صوفی احمد الدینؒ	18
سیرت النبیؐ کانفرنس خانپور	20
عظمت توحید و رسالت کانفرنس لاہور	21
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''دلسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

فساد قلب ونظر ہے فرنگ کی تہذیب

اپنے قیام یورپ کے زمانہ میں وہ اس تہذیب کو بہت قریب سے دیکھ چکے تھے۔ چنانچہ وہ نوجوانوں کی توجہ اس لب گور مدنیت کے کھوکھلے پن کی طرف مبذول کراتے ہیں۔

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی ..... جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

بایں ہمہ اقبال حالات سے مایوس نہیں تھے بلکہ انہوں نے کہا تھا ۔

شبِ گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے ..... یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

آخر میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ دن منانے کی بجائے اقبال کے پیغام کو اپنے فکر وعمل کی اساس بنایا جائے۔ انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کا بہتر طریقہ یہی ہے۔

اس بار عازمین حج کی سہولتوں میں اضافہ ہوا..... ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کی روزنامہ ''دنیا'' سے گفتگو

لاہور:۔ حج پیکج میں پہلی بار 25 ہزار فی کس کمی کی گئی ہے، سعودی کمپنیوں سے کھانا خریدنے کی شرط کو ختم کرنے کیلئے بات چیت چل رہی ہے۔ عمران خان طاہر القادری کو پشاور لے جا کر احتجاج کریں کیونکہ پشاور اور کینیڈا کا موسم ایک جیسا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو ختم کرنے کی بجائے زیادہ مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار چیئرمین اسٹینڈنگ کمیٹی مذہبی امور و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے 'روزنامہ دنیا' سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ حافظ عبدالکریم کا کہنا تھا کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار حج پیکج میں کمی کا اعلان کیا گیا۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی سفارشات پر 100 فیصد عمل درآمد ہو جائے تو عازمین حج کو 55 سے 60 ہزار کی بچت ہو گی۔ سعودی کمپنیوں سے کھانا خریدنے کی شرط کے حوالے سے انکا کہنا تھا کہ 35 سے 40 لاکھ عازمین حج اکٹھے ہوتے ہیں جن کی صحت کی حوالے سے ذمہ داری سعودی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ ممکنہ بیماریوں سے بچنے کیلئے ایسے احتیاطی اقدامات کیے گئے لیکن اس شرط کو ختم کروانے کیلئے سعودی حکومت سے بات چیت جاری ہے۔ اس بار عازمین حج کی سہولیات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ حجاج کرام کو لوٹنے کی بجائے خدمت کی جائے گی۔ عمران خان اور طاہر القادری کی طرف سے احتجاجی کال کے حوالے سے انکا کہنا تھا کہ جمہوریت میں پر امن احتجاج ہر کسی کا حق ہے لیکن عمران خان کو چاہیے کہ اسلام آباد اور لاہور کی بجائے پشاور میں احتجاج کریں وہاں زیادہ مسائل ہیں۔ انکا کہنا تھا کہ عمران خان، طاہر القادری کو بھی پشاور لے جائیں کیونکہ پشاور کا موسم کینیڈا جیسا ہے۔ انکا مزید کہنا تھا کہ اسلامی جماعتوں کے سربراہان کی ذمہ داری ہے کہ اپنے کارکنان کو پر امن رکھیں اور اپنی اپنی دعوت و تبلیغ گولی نہیں بلکہ دلیل سے کریں۔ کیونکہ تشدد سے ملک اور دین اسلام کو نقصان پہنچتا ہے۔ حکومتی کارکردگی کے حوالے سے انکا کہنا تھا کہ ملک کو درپیش مسائل کے حل کیلئے حکومت درست سمت میں جا رہی ہے۔

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بتاریخ 11 مئی 2014ء بروز اتوار بوقت 10:00 بجے دن' زیر صدارت جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان' مرکز اہل حدیث، 106 راوی روڈ لاہور منعقد ہو رہا ہے۔ آپ بحیثیت رکن شوریٰ اجلاس میں بروقت تشریف لا کر جماعتی وابستگی کا ثبوت فراہم فرمائیں۔

ایجنڈا:

1. صوبائی جمعیتوں کی کارکردگی رپورٹ
2. پیغام ٹی وی چینل اور ہماری ذمہ داریاں
3. مقامی، شہری اور ضلعی جمعیتوں کے انتخابات کا شیڈول
4. دستوری ترمیم پر غور
5. مالیاتی اُمور
6. ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کی توسیع اشاعت
7. دیگر امور با اجازت صدرِ اجلاس

والسلام

(ڈاکٹر حافظ) عبدالکریم (ایم این اے)

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

مسئلہ وراثت

سوال میری پھوپھی کے خاوند لاولد فوت ہوئے، ان کے پاس آٹھ ایکڑ زمین تھی جو انہیں اپنے باپ کی طرف سے ملی تھی، لیکن وہ اسے اپنے نام نہ کرا سکے کہ اچانک فوت ہو گئے، اب وہ زمین اس کے چچا کاشت کرتے ہیں، کیا اس زمین سے میری پھوپھی کو کوئی حصہ ملتا ہے، اگر ملتا ہے تو اس کی مقدار کیا ہے؟

جواب انسان جب فوت ہوتا ہے تو اس کی تمام متروکہ جائیداد اس کے شرعی ورثاء کو منتقل ہو جاتی ہے اور وہ اس کے وارث بن جاتے ہیں۔ کاغذات میں اس کے نام انتقال ہونا یہ ایک قانونی مسئلہ ہے، شرعی نہیں۔ صورت مسئولہ میں پھوپھی کے خاوند کو باپ کی طرف سے وراثت کے طور پر جو زمین ملی ہے وہ اس کا شرعی وارث اور مالک تھا خواہ اس نے اپنے نام منتقل نہیں کرائی، اس سے اسکے مالک نہ بننے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب اس کی وفات کے بعد وہ زمین اس طرح تقسیم ہوگی کہ اس کی بیوہ کو چوتھا حصہ ملے گا کیونکہ وہ لاولد فوت ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو تر کہ تم چھوڑ جاؤ، اس میں ان (بیویوں) کے لئے چوتھائی ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔'' (النساء:۱۲)

بیوہ کو چوتھا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ چچاؤں کیلئے ہے کیونکہ وہ اس کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''مقررہ حصے، ان کے حقداروں کو دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کیلئے ہے۔'' (بخاری، الفرائض: ۶۷۳۵)

سہولت کے پیش نظر میت کی جائیداد کو چار حصوں میں تقسیم کر لیا جائے، ایک حصہ بیوہ کو دینے کے بعد باقی تین حصوں کے مالک اس کے چچا ہیں۔ چونکہ میت کی جائیداد ۸ ایکڑ زرعی زمین ہے، اس سے ان کا چوتھائی یعنی ۲ ایکڑ بیوہ کو اور باقی ۶ ایکڑ ان کے چچاؤں کے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرنے کے بعد جائیداد کی تقسیم جلدی کر لینی چاہیے کیونکہ اس میں دیر کرنے سے کئی ایک خطرات اور مفاسد جنم لے لیتے ہیں، پھر یہ دنیا کا مال دنیا میں رہ جائے گا، انسان کے ساتھ اس کا عمل اور کردار جائے گا۔ اس لئے دنیاوی مال و متاع کی وجہ سے اپنے اخلاق و کردار کو خراب نہ کیا جائے۔ یہ بھی بات ذہن میں رہے کہ تقسیم، عدل و انصاف کے مطابق عمل میں لائی جائے۔ شرعی ورثاء کو تھوڑا بہت حصہ دے کر مطمئن کرنے کی کوشش نہ کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرعی ورثاء کے حصص بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: ''یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقررہ کردہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کرے گا اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، ایسے لوگوں کیلئے ہی رسوا کن عذاب ہوگا۔'' (النساء:۱۳-۱۴)

ان آیات کی روشنی میں ہم اپنے قارئین کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا کی خاطر اپنی آخرت کو تباہ نہ کیا جائے اور ہر ایک وارث کا جو حق بنتا ہے وہ پورا پورا ادا کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

لڑکیوں کیلئے گڑیاں فروخت کرنا

سوال بچوں کے کھیل کا سامان اور لڑکیوں کیلئے گڑیاں فروخت کرنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟ کیا اس قسم کے ساز و سامان کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟

جواب بچوں کے کھلونے فروخت کرنا شرعاً جائز ہے۔ ہاں اگر کسی خاص کھلونے میں یا کھیل کے سامان میں کوئی شرعی قباحت ہو تو اسے فروخت کرنا اور خریدنا جائز نہیں۔ بچوں اور بچیوں کو کھیلنے کا موقع دینا نہ صرف جائز ہے بلکہ ان کا یہ فطری حق ہے جو انہیں ملنا چاہیے، مگر اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ان کی تفریحات شرعی مزاج کے خلاف نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، بسا اوقات اس دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے اور میرے ہاں محلے کی دوسری بچیاں بھی ہوتیں، جب آپ تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں اور جب آپ تشریف لے جاتے تو وہ کھیلنے کیلئے آ جاتیں۔'' (ابوداؤد، الادب:۴۹۳۱)

ایک روایت میں ہے کہ محلے کی بچیاں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر چھپ جاتیں تو رسول اللہ ﷺ انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔ (بخاری، الادب: ۶۱۳۰)

ایک روایت کے مطابق ان کھلونوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے دو پَر تھے، رسول اللہ ﷺ نے جب اس کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے بھی پَر تھے، اس جواب سے آپ خوب محظوظ ہوئے اور اس قدر ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ (ابوداؤد، الادب:۴۹۳۱)

ان احادیث سے بچیوں کیلئے گڑیوں سے کھیلنے کا ثبوت ملتا ہے، اس سے گڑیوں کا بنانا اور انہیں فروخت کرنا بھی جائز معلوم ہوتا ہے لیکن اس سلسلہ میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے:

① بہتر ہے کہ بچیاں خود یا گھر کی خواتین کپڑے یا روئی سے گڈیاں گڈے بنا دیں جیسا کہ عام طور پر پہلے ایسا کرنے کا رواج تھا۔

② اس میں وہ گڑیاں شامل نہیں جو دورِ حاضر میں ترقی یافتہ شکل میں دستیاب ہیں، جو نقل مطابق اصل ہوتی ہیں، ان میں پوری باریکی کے ساتھ تمام خدوخال کے ساتھ انہیں بنایا جاتا ہے۔ وہ قدیم کھلونوں کی طرح محض سرسری ساڈھانچا نہیں ہوتا، ترقی یافتہ کھلونوں کی یہ قسم شرعاً ممنوع ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

③ کچھ مجسمے اور حیوانات کی خوبصورت تصاویر محض نمائش اور آرائش کیلئے گھروں میں رکھی جاتی ہیں یا گاڑی میں آویزاں کی جاتی ہیں، ان کی بھی کسی طرح سے اجازت نہیں دی جاسکتی۔

④ کتوں، بلیوں، بندروں اور دیگر حیوانات کے مجسمے یا ایسی تصاویر جو مشرکانہ تخیلات کی نمائندہ ہوں مثلاً رام چندر کی مورتی وغیرہ تو ان کی خرید وفروخت بھی منع ہے۔ بہرحال بچیوں کی گڑیوں کو بنیاد بنا کر غیر شرعی تصاویر کا جواز انتہائی محل نظر ہے۔ (واللہ اعلم)

ابوالقاسم کنیت رکھنا

سوال میں نے ایک کتاب پر اس کے مؤلف کا نام ''ابوالقاسم محمد'' پڑھا ہے جبکہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے، اس کی وضاحت کریں؟

جواب بلاشبہ حدیث میں ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔'' (بخاری، الادب: ۶۱۸۸)

اس حدیث کا پس منظر حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا، دوسرے لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ابوالقاسم کی کنیت سے یاد نہیں کریں گے تا آنکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کی تصدیق نہ کرلیں، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مذکورہ حدیث بیان کی۔

محدثین نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت رسول اللہ ﷺ کی زندگی تک تھی یعنی آپ کی زندگی میں یہ کنیت اختیار کرنا جائز نہیں تھا۔ اس کی ممانعت کیلئے یہ واقعہ پیش آیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے ابوالقاسم کہہ کر آواز دی، آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آواز دینے والے نے کہا کہ میں نے آپ کو آواز نہیں دی بلکہ میں نے تو فلاں شخص کو آواز دی ہے۔ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ کنیت رکھنے سے منع کر دیا۔ (فتح الباری ص ۷۰۲ ج ۱۰)

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بعد ابوالقاسم کنیت رکھنے کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بھی بیان کی جاتی ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' (ابوداؤد، الادب: ۴۹۶۷)

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بعد آپ کا نام اور آپ کی کنیت ابوالقاسم رکھنے میں چنداں حرج نہیں۔ اس مسئلے کے متعلق مزید تفصیل فتح الباری میں دیکھی جاسکتی ہے جو حافظ ابن حجرؒ نے بخاری حدیث نمبر ۶۱۸۸ کے تحت بیان کی ہے۔

غیبت کی ایک جائز صورت

سوال ہم عام طور پر اپنی مجالس میں حکمرانوں کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں جبکہ غیبت کے متعلق بہت وعید آئی ہے، ہمارا اس طرح حکمرانوں کو بُرا بھلا کہنا کیا حیثیت رکھتا ہے؟

جواب غیبت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم میں کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے ناپسند کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔'' (الحجرات: ۱۲)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عذاب قبر کی ایک وجہ غیبت کرنا بتایا ہے۔ (بخاری، الادب: ۶۰۵۲)

غیبت کی قباحت بیان کرنے کے بعد امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''مفسد اور شریر لوگوں کی غیبت کرنا جائز ہے۔''

اس عنوان سے مقصود لوگوں کو ان کے کردار سے خبردار کرنا ہے تاکہ دوسرے مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ امام بخاریؒ نے اس عنوان کو ثابت کرنے کیلئے یہ حدیث بیان کی ہے:

''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو، یہ فلاں قبیلے کا بدترین انسان ہے، جب وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے بڑے نرم لہجے سے اس کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پہلے آپ نے اس شخص کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا، پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو فرمائی، آپ نے فرمایا: وہ آدمی بدترین ہے جس کی بدکلامی کے ڈر سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔'' (بخاری، الادب: ۶۰۵۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص علی الاعلان فسق و فجور اور ظلم و تعدی کا مرتکب ہو، اس کی غیبت کرنا جائز ہے۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث سے درج بالا عنوان ثابت کیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص اپنی مجلس میں حکمرانوں کی برائی کرتا ہے یا ان کے گندے کردار سے پردہ اٹھاتا ہے تو ایسا کرنا وہ غیبت نہیں جو حرام ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں وعید اور سنگینی آئی ہے۔ (واللہ اعلم)

گناہ مٹانے والے اعمال

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، اے بندگانِ الٰہی!

گناہوں پر پردہ ڈالنے اور گناہوں کو مٹانے والے اعمال کرنے کے لیے پوری کوشش کرو۔ کیونکہ جو اللہ کے قریب ہو، اللہ اس کے قریب ہوتا ہے اور جو اللہ سے منہ پھیر لے، اللہ اس سے منہ پھیرتا ہے۔ ایسا آدمی نقصان صرف اپنا کرتا ہے اور اللہ کو کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''آدم علیہ السلام کے سارے بیٹے خطا کار ہیں لیکن بہتر خطا کار وہ ہیں جو کثرت سے توبہ کرنے والے ہیں۔'' (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ سے معافی مانگیں گے اور اللہ انہیں معاف فرمائے گا۔'' (مسلم)

اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو انہی صفات کے ساتھ پیدا کیا ہے، چنانچہ وہ فرمانبرداری کرتا ہے لیکن کبھی کبھار اس سے نافرمانی بھی ہو جاتی ہے، راست روی اپناتا ہے لیکن کبھی کبھار پھسل بھی جاتا ہے، نصیحت حاصل کرتا ہے لیکن کبھی بھول بھی جاتا ہے، عدل کرتا ہے لیکن کبھی ظلم بھی کر بیٹھتا ہے کیونکہ معصوم تو صرف پیغمبر علیہم السلام ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر پیدا ہونے والے پر یہ نوازش کرتا ہے کہ اسے اسلام پر پیدا کرتا ہے چنانچہ جو اس فطرت پر قائم رہے اور پیغمبروں اور رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات قبول کرے تو وہ ہدایت پا جاتا ہے، اللہ اس کی نیکیاں قبول فرماتا ہے اور اس کی خطائیں معاف کرتا ہے۔

لیکن جس شخص کی فطرت کو جنوں اور انسانوں کے شیطان بدل ڈالیں یا وہ خود خواہشات اور شرک و بدعت میں پڑ کر گمراہ ہو جائے تو وہ بھٹک جاتا ہے، ناکام رہتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے۔ نہ اس کی نیکیاں قبول ہوتی ہیں اور نہ برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ''میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ باتیں سکھاؤں جو تم نہیں جانتے۔ اس نے مجھے آج جو باتیں سکھائی ہیں وہ یہ ہیں کہ ''میں نے اپنے بندوں کو جو کچھ عطا کیا ہے، ان کے لیے حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا ہے لیکن شیطان ان کے پاس آتے ہیں اور انہیں ان کے دین سے بھٹکا دیتے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے لیے حلال کیا ہے وہ انکے لیے حرام کرتے ہیں اور انہیں تلقین کرتے ہیں کہ میرے ساتھ اس شے کو شریک بنائیں جس کے لیے میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ (مسلم)

چنانچہ جو شخص اللہ کی عطا کی ہوئی فطرت کو کفر کیساتھ بدل ڈالتا ہے اور اسی حالت میں بغیر توبہ کے فوت ہو جاتا ہے تو نہ اس کی کوئی نیکی قبول ہوگی اور نہ اس کی کوئی برائی معاف کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ﴾ (البقرۃ:۱۶۱-۱۶۲)

''جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا اور کفر کی حالت ہی میں جان دی، ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اسی لعنت زدگی کی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں پھر کوئی دوسری مہلت دی جائے گی۔''

اسی طرح اس کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ﴾ (آل عمران:۹۱)

''یقین رکھو، جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں جان دی اُن میں سے کوئی اگر اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے روئے زمین بھر کر بھی سونا فدیہ میں دے تو اُسے قبول نہ کیا جائے گا، ایسے لوگوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے اور وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔''

لیکن جس نے اللہ کی عطا کی ہوئی فطرت کی حفاظت کی اور سید البشر محمد ﷺ سمیت تمام انبیاء کے نقش قدم پر چلا تو اللہ اس کی نیکیاں قبول کرے گا اور اس کی برائیاں مٹا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(التغابن:۹)

''(اس کا پتا تمہیں اس روز چل جائے گا) جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا، وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا، جو اللہ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ جھاڑ دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔''

مسلمان ہی وہ ہے جسے اللہ اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے، اس کی نیکیاں قبول کرتا ہے، توبہ کے ساتھ اور گناہ مٹانے والے دوسرے اعمال کے ساتھ اس کی برائیاں مٹا دیتا ہے اور آخرت میں اسے اپنی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔

گناہ مٹانے والے اعمال بہت زیادہ ہیں، بھلائیوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور نیکی کی راہیں آسان ہیں، چنانچہ خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جو ان راہوں پر چلے اور نیک عمل کرے۔ گناہ مٹانے والا سب سے پہلا عمل یہ ہے کہ پروردگار کے لیے تمام عبادتوں میں

توحید اور اخلاص پر عمل پیرا ہوا جائے اور شرک کی تمام قسموں سے دور رہا جائے۔ یہی دونوں جہانوں کی سعادت ہے اور ہر شر سے امان کا باعث ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، عیسیٰ علیہ السلام بھی اس کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی جانب سے روح ہیں اور جنت اور جہنم حق ہیں، اس کا عمل خواہ جیسا بھی ہو، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے یہ حکم دیا کہ اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو جنت میں داخلے کی خوشخبری سنا دو جو اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔'' (بخاری، مسلم)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لا الہ الا اللہ'' ایسا کلمہ ہے کہ اس سے کوئی گناہ باقی نہیں بچتا اور اس جیسا عمل کوئی دوسرا نہیں۔'' (حاکم)

اسی طرح اللہ کے حضور توبہ کرنا بھی گناہوں کو مٹانے والے اعمال میں سے ایک ہے۔ جو شخص کسی بھی گناہ سے توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کرے گا، اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔'' (مسلم)

اللہ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اور اسے بے پناہ اجر عطا کرتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ (الشوریٰ:۲۵)

''وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے، حالانکہ تم لوگوں کے سب افعال کا اُسے علم ہے۔''

اسی طرح خوبی اور اخلاص کے ساتھ اور نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق وضو کرنے سے بھی گناہ مٹتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب ایک مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے چہرے یا اس کی آنکھوں کا ہر گناہ دھل جاتا ہے، پھر جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کا ہر وہ گناہ دھل جاتا ہے جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے پکڑا ہو، پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے پاؤں کا گناہ دھل جاتا ہے جسے کرنے کے لیے وہ اپنے پاؤں کے ساتھ چل کر گیا ہو۔ حتی کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔'' (مسلم، ترمذی)

نماز گناہوں کو ختم کرنے والا ایک عظیم عمل ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی وضو کرتے ہوئے خوبصورتی سے وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو ایک نماز سے دوسری تک اس نے کیے ہوں گے۔'' (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پانچوں نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور ایک رمضان سے دوسرا رمضان، یہ سب درمیانی مدت میں کیے گئے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے دامن بچایا جائے۔'' (مسلم و ترمذی)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان میں اپنے جی سے باتیں نہ کرے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ایک آدمی کسی خاتون کے ساتھ بوس و کنار کرنے کا گناہ کر بیٹھا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو یہ بات بتائی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ (ھود:۱۱۴)

''اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لیے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔''

یہ آیت سن کر اس آدمی نے پوچھا کہ کیا یہ صرف میرے لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اس پر عمل کرنے والے میرے ہر امتی کے لیے۔'' (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر نماز کے وقت یہ صدا لگاتا ہے کہ اے بنی آدم! اٹھو اور اپنی جلائی ہوئی آگ بجھاؤ۔'' (طبرانی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حج اور عمرہ تسلسل سے کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے مٹاتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کا کھوٹ نکال دیتی ہے۔'' (نسائی و ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنا بھی گناہوں کو مٹانے والے اعمال میں سے ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک آدمی سے گناہ سرزد ہوا تو اس نے کہا۔۔۔اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندے نے گناہ کیا اور جان لیا کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے''۔ اس آدمی سے پھر گناہ ہو گیا تو اس نے کہا، اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے'' تو اللہ تعالیٰ نے پھر جواب دیا کہ میرے بندے سے گناہ ہوا تو ساتھ ہی اسے یہ احساس بھی ہوا کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔'' اس آدمی سے پھر تیسری بار گناہ سرزد ہوا تو اس نے پھر کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے'' تو اللہ تعالیٰ نے پھر وہی جواب دیا کہ ''میرے بندے سے گناہ ہوا تو اسے احساس ہوا کہ اس کا پروردگار گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے، اے میرے بندے! تو جیسے چاہے کر، میں نے تجھے معاف کیا۔'' (بخاری و مسلم)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تین بار یہ کلمات کہے

''استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ''

اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

اگر چہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں (طبرانی)

حضرت بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے، جس نے تین بار یہ کلمات کہے:

"استغفرالله الذی لا اله الا هوالحی القیوم و اتوب الیه"

تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہوا ہو۔" (ابوداؤد و ترمذی)

اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے بخشش کی دعا کرے تو ایسی دعا دونوں کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہے کیونکہ جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین پکارتا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ "تجھے بھی یہی کچھ ملے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: "ابلیس نے اپنے پروردگار سے کہا کہ تیری عزت اور جلال کی قسم! میں آدم کے بیٹوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں روحیں موجود رہیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ میری عزت اور جلال کی قسم! میں بھی انہیں اس وقت تک معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے۔" (احمد، ابویعلی، حاکم)

اسی طرح مختلف اذکار سے بھی گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں مثلاً:

سبحان الله، الحمدلله، لا اله الا الله، الله اکبر، لاحول ولاقوة الاباالله العلی العظیم"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے سو بار سبحان اللہ و بحمدہ کہا تو اس کی برائیاں مٹا دی جائیں گی اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" (مسلم)

صدقہ بھی ایسا عمل ہے جس سے گناہ مٹتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "صدقہ گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔" (ترمذی)

اپنے اہل وعیال کے ساتھ حسن سلوک بھی ایسا عمل ہے جس سے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے اہل وعیال کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں۔" (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جسے بیٹیاں دے کر آزمایا جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔" (بخاری و مسلم)

اسی طرح بہنوں کا معاملہ ہے۔ مخلوق کے ساتھ حسن سلوک بھی ایسا عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ بے پناہ اجر عطا کرتا ہے اور پریشانیوں سے بچاتا ہے۔

اسی طرح اچھا اخلاق اور گناہوں کے بعد کثرت سے نیکیاں کرنا بھی ایسے اعمال ہیں جن سے گناہ مٹتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تو جہاں کہیں بھی ہو، اللہ سے ڈرتا رہ، برائی کے بعد نیکی کر لے جس سے تیرے گناہ ختم ہو جائیں گے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔" (ترمذی)

اس لیے اے مسلمان! جس نیکی کی توفیق ملے، اس کے کرنے کے لیے لپک اور کسی بھی بھلائی کو حقیر نہ سمجھ۔ کیونکہ تجھے کوئی علم نہیں کہ شاید یہی وہ نیکی ہو جس کی بدولت تو سعادت مند ٹھہرے۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک آدمی کسی گزرگاہ پر چلتا جا رہا تھا کہ اسے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دکھائی دی، اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا، اللہ نے اُس کے اِس عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے معاف فرما دیا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک آدمی کسی راستے پر چلا جا رہا تھا کہ اسے پیاس نے ستایا، اسے ایک کنواں دکھائی دیا، وہ اس میں اتر گیا اور پانی پیا اور پھر باہر نکلا تو اسے ایک کتا دکھائی دیا جو پیاس کے مارے گیلی زمین چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے سوچا کہ اسے بھی پیاس نے اسی طرح ستایا ہے جیسے مجھے ستایا تھا، چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا، اپنا موزہ اتار کر اسے پانی سے بھرا اور باہر لا کر اس کتے کو پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے معاف فرما دیا۔ صحابہ کرامؓ نے کہا اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! کیا ہمارے لیے جانوروں میں بھی اجر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر ذی روح شے میں ہمارے لیے اجر ہے۔" (بخاری و مسلم)

سید البشر محمد ﷺ پر درود و سلام پڑھنا بھی گناہوں کو ختم کرنے والے اعمال میں سے ایک ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، اس کی دس خطائیں مٹائے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔" (احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم)

مسلمان پر جو پریشانیاں آتی ہیں، اگر وہ ان پر صبر کرے، ثواب کی امید رکھے اور واویلا نہ مچائے تو اس سے بھی اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مومن کو جو بھی پریشانی، دکھ، مصیبت، یا غم پہنچتا ہے حتی کہ اسے اگر ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحاً عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (التحریم:۸)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی کو اور اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اللہ کے بندو!

جس طرح گناہوں کو مٹانے والے اعمال بے شمار ہیں اسی طرح خطرات بھی بہت زیادہ ہیں۔ گناہوں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔ کیونکہ ان کے لیے اللہ کی جانب سے لکھنے والے مقرر ہیں۔ مسلمان کو چاہیے کہ ڈر اور امید کی درمیانی حالت میں رہے۔ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہو جانا رسوائی اور بربادی کی نشانی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

''اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔'' (الاعراف:99)

جبکہ دوسری جانب اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا بھی کھلی گمراہی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (المائدۃ:98)

''خبردار ہو جاؤ! اللہ سزا دینے میں بھی سخت ہے اور اس کے ساتھ بہت درگزر اور رحم بھی کرنے والا ہے۔''

ممکن ہے کہ جو برائی تیری نگاہوں میں بہت معمولی ہو، وہی تیرے لیے ابدی بدبختی کا سبب بن جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی کہ اس نے اسے باندھ دیا تھا، پھر نہ تو اسے کھانے کو کچھ دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے سے کچھ کھا لیتی۔'' (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامان پر ''کرکرہ'' نامی ایک آدمی نگران تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنم میں ہے۔'' صحابہ کرامؓ نے تحقیق کی تو پتا چلا کہ اس نے ایک چادر میں خیانت کی تھی۔'' (بخاری)

غزوہ خیبر کے دوران کچھ صحابہ ایک فوت شدہ آدمی کے پاس سے گزرے تو کہا کہ ''فلاں آدمی شہید ہے'' تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہرگز نہیں، اس نے ایک چادر میں خیانت کی تھی، جس کی وجہ سے میں نے اسے آگ میں دیکھا ہے۔'' (مسلم)

حدیث میں آتا ہے: ''بعض اوقات آدمی اللہ کی رضا کا کوئی کلمہ بولتا ہے اور اسے کوئی اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کلمے کی بدولت اللہ اس کے کتنے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات آدمی بے خیالی میں اللہ کی ناراضی کا کوئی کلمہ بول دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ مشرق اور مغرب کے درمیانی فاصلے کے بقدر جہنم میں جا گرتا ہے۔''

انسان کے لیے سب سے خطرناک چیز یہ ہے کہ وہ لوگوں پر ظلم و زیادتی کرے یا ان سے ان کے حقوق چھینے۔ کیونکہ انسان کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ وہ خیر کے بارے میں بخیل ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے تکلیف دے۔

جبکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔''

اے اللہ! تمام مسلمانوں کو اپنے نبی ﷺ کی سنت پر ثابت قدم رکھ، اے اللہ! اے پروردگار عالم! ہمیں دنیا اور آخرت میں ان کے پیروکاروں میں شامل فرما یقیناً تو ہی الٰہ ہے اور بڑے فضل والا ہے۔

اے اللہ! ہمیں حق کو حق بنا کر دکھا اور اس پر چلنے کی توفیق دے اور باطل کو باطل بنا کر دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یارب العالمین!

✦✦

بقیہ: حضرت بٹالوی رحمہ اللہ

درخواست کریں تاکہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں ان کو یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کے لئے بلاؤں گا۔

⑥ جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دونگا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ میں اقرار کیا ہے۔

العبد: مرزا غلام احمد۔ بقلم خود۔ گواہ شد: خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی۔ وکیل۔۔ دستخط: جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

(مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ) اسی مضمون کے اقرار نامہ پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس میں بجائے اس اقرار لینے کے بٹالوی کو بطالوی ط سے نہ لکھا جائے گا، یہ اقرار لیا گیا ہے کہ قادیانی کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جاوے گا۔ میں اس اقرار نامہ پر عمل کرونگا اور اس پر دوستوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی اس پر کاربند رہیں۔

وازانجا کہ یہ فیصلہ میرے منشاء اور اس تجویز موقوفی جنگ کے جس کی بابت میں دو دفعہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۸ وغیرہ میں اعلان مشتہر کر چکا ہوں عین مطابق ہوا ہے لہذا میں آئندہ قادیانی سے کبھی کسی قسم کا مباحثہ کرنا نہیں چاہتا اور نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہوں اور جو اس سے پہلے پانچ چھ سال تک ہوتا رہا ہے اس کو کافی و وافی سمجھتا ہوں، وہ بھی اپنی تحریر میں مجھے مخاطب نہ کرے۔

المشتہر: ابوسعید محمد حسین اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ منمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

(مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) یہ فیصلہ ہمارے منشاء کے عین مطابق ہوا ہے جس پر ہمارا دو دفعہ کا اعلان منقولہ بالا شاہد ہے اور اس سے بڑھ کر کسی گواہ کی شہادت نہیں ہوسکتی۔ مگر مرزا سے کمال تعجب ہے کہ وہ اس فیصلہ کو اپنے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں ہمارے مخالف اور اپنی منشاء کے مطابق سمجھتا ہے۔ ہم تو اس کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے اور جو وہ کہے اس کا جواب نہیں دیتے، ہاں اسکے دام افتادہ سادہ لوحوں کو اسقدر نصیحت کرنے سے نہیں رکتے کہ وہ اسکے اس دعوی کو یوں ہی نہ مان لیں۔ اس سے اتنا تو پوچھیں کہ کیا آپ کا مدعا و منشاء یہی تھا کہ آپکی نبوت ختم ہو جائے۔ اور انذاری پیشگوئیاں اور دعائیں اور مباہلے حکماً اور جبراً عدالت سے بند کئے جائیں؟

اس سوال کے مقابلہ میں اگر وہ اس فیصلہ کو ہماری منشاء کے مخالف ہونیکی تائید وثبوت میں یہ سوال کرے جیسا کہ اس نے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء میں کیا ہے کہ، کیا آپ کا منشاء یہی تھا کہ آپ آئندہ اپنے مخالف کے حق میں کفر کا فتوی نہ دیں اور اپنے فتوی تکفیر جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں درج ہے منسوخ کریں، تو اس کا جواب وہ لوگ اس کو یہ دیں کہ اس فیصلہ کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ کوئی فریق اپنے مخالف کی نسبت فتوی نہ دے اور اپنے خیال و اعتقاد کو بدل دے لہذا یہ فیصلہ تمہارے مخالف (ابوسعید محمد حسین) کے مخالف نہیں۔ اسکی تفصیل اور دلیل وہ لوگ تقریر مابعد میں پائینگے۔ (جاری ہے)

ماہِ رجب اور موجودہ مسلمان

تحریر

جناب مولانا لیاقت علی باجوہ

بچپن میں ہمارے گاؤں فیروز پور میں کونڈوں کا ختم نتھو شاہ کے گھر والے بہت زور شور سے دلاتے تھے۔ نتھو شاہ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام فقیر یا شاہ تھا، وہ بھی اپنی زندگی میں ۲۲ رجب کا ختم دلواتا تھا۔ اب فقیر یا شاہ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے عطا کیے جس میں تیسرا نمبر حافظ قمر الزمان کا ہے۔ میں اس کو سمجھاتا تھا کہ اِدھر اُدھر کی باتیں ترک کردو، قرآن و سنت کی طرف آجاؤ۔ صحیح راہ یہی ہے۔ آخر ایک دن ۲۲ رجب کے کونڈوں کی بات چل پڑی اور ''داستان عجیب'' کتاب میرے سامنے لا کر رکھ دی جس کا خلاصہ یہ ہے:

کتاب داستانِ عجیب کا خلاصہ

یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے۔ ان کے دور میں مدینہ منورہ میں ایک تنگ دست لکڑ ہارا رہا کرتا تھا۔ تنگدستی کے علاج کے لیے اس نے کسی دوسرے ملک میں جانے کا سوچا اور چل دیا۔

ادھر لکڑ ہارے کے چلے جانے سے گھر والوں کا واحد سہارا ان سے چھن گیا۔ آخر لکڑ ہارے کی بیوی وزیر کی بیوی کی خادمہ بن گئی۔ لکڑ ہارے کی بیوی اسی وزیر کی بیگم کے محل کے صحن میں جھاڑو دے رہی تھی کہ اچانک وہاں سے سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا، جب اس محل کے صحن میں پہنچے تو اچانک رک گئے اور اپنے عقیدت مندوں سے پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے اور آج کون سی تاریخ ہے؟ عقیدتمندوں میں سے ایک آگے بڑھا اور دست بستہ (ہاتھ باندھے ہوئے) یہ عرض کیا: حضور! یہ رجب کا مہینہ ہے اور رجب کی بائیس تاریخ ہے۔ پھر پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ رجب کی بائیس تاریخ کی کیا فضیلت ہے؟ عرض کی: حضور ہی جانتے ہوں گے۔ فرمایا: او میرے مریدانِ خاص! آیئے پھر سن لیجئے! اس دن کی فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مصیبت اور پریشانی میں گرفتار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو میرے نام کے کونڈے بھرے۔ اس کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ وہ بازار سے نئے کورے کونڈے خرید کر لائے، انہیں گھی میں تلی ہوئی میٹھی خستہ پوریوں سے بھرے، پھر چادر بچھا کر کونڈوں کو اس چادر پر رکھے اور پورے اعتقاد کے ساتھ میرا ختم دلائے۔ پھر میرا ہی وسیلہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرے تو اس کی ہر حاجت اور ہر مشکل حل ہو جائے گی۔ پھر اس طرح کے عمل سے کسی کی مراد پوری نہ ہو تو وہ قیامت کے دن میرا دامن پکڑ سکتا ہے اور مجھ سے اس کی باز پرس کر سکتا ہے۔ حضرت نے یہ سب کچھ فرمایا اور پھر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔

لکڑ ہارے کی خستہ حال بیوی نے تمام کام چھوڑ کر حضرت کے کونڈوں کا اہتمام کیا اور دعا کی: ''اے اللہ! امام صاحب کے صدقے میری تمام مصیبتیں دور کر دے، میرا شوہر خیریت سے گھر لوٹ آئے اور اپنے ساتھ کچھ مال و دولت بھی لائے۔''

جیسے ہی مدینے میں لکڑ ہارے کی بیوی نے کونڈے بھرے ویسے ہی لکڑ ہارے کے پردیس میں دن پھر گئے۔ وہ اس طرح کہ وہاں سے ایک شاہی خزانہ مل گیا۔ پھر ایک دن تمام مال و دولت اونٹوں اور گھوڑوں پر لاد کر مدینہ منورہ اپنے مکان پر پہنچا۔ گھر پہنچ کر لکڑ ہارے نے وزیر کے محل کے سامنے ایک عالی شان محل تعمیر کیا اور نوابوں کی طرح وہاں رہنا شروع کر دیا۔ ایک دن اتفاق سے وزیر کی بیگم اپنے محل کے بالاخانے پر چڑھی تو حیرانی سے لکڑ ہارے کی بیوی کو بلا بھیجا اور کہنے لگی: اری! کل تک تو دو وقت کی روٹی کو ترستی تھی اور آج یہ ٹھاٹ باٹھ! اس کی کیا وجہ ہے؟؟

اس نے داستان بیان کر دی۔ وزیر کی بیوی کونڈوں کی فضیلت پر ایمان نہ لائی تو اس کے شوہر پر غیب سے ایک مصیبت نازل ہوئی۔ اس پر ملکی خزانہ لوٹنے اور کرپشن کا الزام لگا اور اسے برطرف کرنے کے ساتھ جلاوطن بھی کر دیا گیا۔ جو کل تلک وزیر تھا آج ملک چھوڑ کر جا رہا تھا۔ راستے میں چلتے ہوئے اس نے ایک خربوزہ خرید لیا کہ بھوک کے وقت کھالیں گے۔

اب دیکھئے! جس دن وہ معزول ہوا اسی دن شہزادہ شکار پر گیا اور شام کو گھر نہ آیا۔ مشیروں میں سے کسی نے کہا: عالی جاہ! ہوسکتا ہے کہ اسے معزول وزیر اعظم نے قتل کروا دیا ہو۔ وہ گرفتار ہو کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ وزیر کے ہاتھ میں رومال میں بندھا ہوا خربوزہ تھا۔ بادشاہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کی: حضور! خربوزہ ہے۔ لیکن جب رومال کھول کر دیکھا گیا تو خربوزے کی بجائے شہزادے کا خون میں لتھڑا ہوا سر تھا۔ وزیر بھی حیران تھا کہ یہ خربوزہ شہزادہ کیسے بن گیا۔ حکم ہوا کہ ان دونوں کو جیل بھیج دیا جائے اور صبح سویرے انہیں پھانسی دے دی جائے۔ اب جیل میں میاں بیوی نے سوچا کہ ہم سے ضرور کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے جس کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔ آخر وزیر کی بیگم کو یاد آگیا کہ کافی دن ہوئے میں حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈوں کے عقیدے پر ایمان نہ لائی تھی پھر دونوں نے رو رو کر اپنے گناہ کی معافی مانگی اور پختہ عزم کر لیا کہ اگر اس مصیبت سے نجات مل جائے تو ہم ضرور امام صاحب کے کونڈے بھریں گے۔

اب جیسے ہی بیگم نے عقیدت سے کونڈے بھرنے کا ارادہ کیا، حالات نے پلٹا کھایا۔ گم شدہ شہزادہ کونڈوں کی برکت سے صحیح سلامت واپس آگیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا، فوراً قیدیوں کو بلانے کا حکم دیا اور رومال کھول کر دیکھا تو وہاں شہزادے کے سر کی بجائے خربوزہ تھا۔ بادشاہ بڑا متاثر ہوا۔ وزیر کو دوبارہ اس کا عہدہ عطا کر دیا اور مزید خلعت فاخرہ سے نوازا۔ پھر شاہی محلات سے لے کر وزیر کے محل تک بڑی دھوم دھام اور اہتمام کے ساتھ کونڈے بھرنے کی ''رسم'' ادا کی گئی اور وزیر کی بیگم تو زندگی بھر ہر سال عقیدت کے ساتھ حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے بھرتی رہی۔ (داستان ختم ہوئی)

(مولانا باجوہ کہتے ہیں) میں نے بعد میں حافظ قمر سے کہا کہ داستانِ عجیب جس پر کونڈوں کی بنیاد ہے سراسر من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی افسانہ ہے۔ اس کذب بیانی پہ ذرا غور کیجئے، پوری بات سمجھ آجائے گی۔

☆ ایک لمحہ کے لیے سوچئے! کیا سیدنا جعفر

صادق رحمہ اللہ کی زبان سے کسی ایسی رسم کے متعلق ایسے الفاظ نکل سکتے ہیں جس کو ان کے جداعلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ کیا ہو، تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو، خلفائے راشدین، صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم نے بھی نہ کیا ہو؟

☆ اتنا شاندار محل بننے میں کئی ماہ صرف ہوئے ہوں گے۔ ایک دو دن کی تو بات ہی نہیں لیکن وزیر کی بیوی کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ اتفاقاً بالا خانے پر جاتی ہے حالانکہ محلہ یا بستی میں کوئی معمولی سی تعمیر بھی ہو تو پورے محلہ والوں کو پتہ ہوتا ہے۔

☆ اگر یہ اتنا عظیم الشان کام تھا تو اس واقعہ کا ذکر تاریخ کی کسی کتاب میں ملنا چاہیے تھا لیکن یہ ذکر کسی بھی کتاب میں موجود نہیں، نہ تاریخ اسلام میں حتیٰ کہ شیعہ کی مستند کتابیں جن میں بارہ اماموں کا ذکر ہے کسی بھی کتاب میں سیدنا جعفر صادق رحمہ اللہ کے حالات میں ضمناً بھی اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

☆ ساری داستان بادشاہ اور وزیر کے گرد گھومتی ہے جن کے محلات مدینہ منورہ میں ثابت کئے گئے ہیں اور حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی پیدائش شیعہ کتب کے مطابق ۸۳ ہجری اور وفات ۱۴۸ھ ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب ''چودہ ستارے'' کے مصنف نجم الحسن کراروی نے لکھا ہے کہ امام صاحب کا عہد عبدالملک بن مروان سے لے کر ابوجعفر منصور تک ہے اور عبدالملک بن مروان اموی خلیفہ ہے جس کے دور میں دارالخلافہ دمشق تھا۔ اور منصور عباسی حکمران ہے، اس دور میں بغداد دارالخلافہ رہا، مدینہ منورہ اس سارے عرصہ کے دوران کبھی دارالخلافہ نہیں رہا۔ امویوں کا دارالخلافہ دمشق اور عباسیوں کا بغداد تھا۔ جب مدینہ دارالخلافہ ہی نہیں رہا تو وہاں بادشاہ اور وزیر کے محلات کہاں سے آگئے اور پھر اس وقت بادشاہت کا تصور ہی نہیں تھا، اس دور کے حکمران خود کو خلیفہ کہا کرتے تھے۔ یہ تاریخی حقائق اس داستان کے جھوٹ ہونے کا ثبوت ہیں۔

☆ کرپشن والا معاملہ کیسے حل ہوا.....؟

اب ذرا سوچئے! کونڈوں کے بارے میں جو من گھڑت قصہ پیش کیا جاتا ہے وہ تو جھوٹا ثابت ہوا پھر ان کونڈوں کی ابتداء کہاں سے ہوئی؟ کونڈے بھرنے کی وجہ کیا ہے؟ آیئے اس کا تھوڑا پس منظر ملاحظہ کیجئے۔

کونڈوں کی ابتداء

پیر جماعت علی شاہ کے ایک مرید مصطفیٰ علی خان نے ایک کتابچہ لکھا جو ''جواہر المناقب'' کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کونڈوں کی ابتداء ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور، یو پی (انڈیا) سے ہوئی۔ ایک مشہور شاعر امیر مینائی گزرا ہے، اس کے بیٹے خورشید احمد مینائی نے داستان عجیب کے نام سے کونڈوں کے بارے میں کتاب چھپوا کر ۱۹۰۶ء میں تقسیم کروائی۔ رام پور سے نکل کر یہ رسم لکھنؤ پہنچی، پھر ۱۹۱۱ء میں لکھنؤ کے قریبی علاقوں اودھ، روہیل کھنڈ اور دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ یہاں سے آہستہ آہستہ گردش کرتی ہوئی مختلف علاقوں میں توہم پرست لوگوں کے درمیان پھیلتی چلی گئی۔

کونڈے بھرنے کی وجہ

دشمنانِ صحابہ ہمیشہ سے اپنی دشمنی کا کسی نہ کسی طرح اظہار کرتے رہے ہیں، چنانچہ انہوں نے ۲۲ رجب کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی کا اظہار کرنے کے لیے اس ''رسمِ بد'' کو شروع کیا۔ شروع شروع میں کونڈوں کی یہ رسم خفیہ طور پر صرف شیعہ کے اندر ہی تھی، پھر انہوں نے اس رسم میں دوسروں کو شریک کرنے کے لیے نہایت ہوشیاری اور چابکدستی سے اس داستانِ عجیب کی من گھڑت کرامت کو سنّی عوام کے سامنے پیش کیا، چنانچہ دیگر مسلمان بے چارے لاشعوری طور پر ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے جشن میں شریک ہوگئے۔

کیا یہ حضرت جعفر رحمہ اللہ کی پیدائش کا دن ہے.....؟ اب عوام میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا دن ہے اور بعض ان کی وفات کا دن ٹھہراتے ہیں لیکن حقیقت سے دونوں بے خبر ہیں۔ اس لیے کہ امام صاحب نہ اس دن پیدا ہوئے اور نہ وفات پائی۔ آیئے! شیعہ کتب سے ان کی پیدائش و وفات کو دیکھتے ہیں:

سیدنا جعفر صادقؒ کی پیدائش و وفات

حضرت جعفر صادق علیہ الرحمۃ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۵ شوال المکرّم ۱۴۸ھ میں ۵۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ کا یوم ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ بمطابق ۲۴ مئی ۶۹۹ء ہے۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص: ۶۲۵)

داعیانِ شیعہ کے نزدیک ان کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ/ ۲۴ مئی ۶۹۹ء کو ہوئی۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال ۱۴۸ھ/ ۷۶۵ء میں ہوئی، انہیں جنت البقیع میں اس روضے میں دفن کیا گیا جس میں ان کے والد باقر، دادا زین العابدین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم مدفون تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت جعفر صادقؒ کی وفات رجب کے مہینہ میں ہوئی نہ پیدائش۔ بلکہ وہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور شوال میں وفات پائی۔

اسی طرح شیعہ کتب میں کشف الغمہ جلد دوم اور شافی ترجمہ اصول کافی جلد اول اور جلاء العیون ص ۵۲۱-۵۲۲ کے مطابق آپ کی ولادت کا سال ۸۱ھ ۸ رمضان المبارک ہے اور کشف الغمہ میں ۸۰ھ کے قول کو اصح قرار دیا گیا ہے اور آپ کی وفات ۱۵ شوال المکرّم ۱۴۸ھ ہے۔

۲۲ رجب امیر معاویہؓ کی وفات کا دن

شیعی جنتریوں اور رسائل میں ۲۲ رجب کو ''یوم ہلاکت معاویہ'' لکھا جاتا ہے اور تاریخ کی معتبر کتابوں سے ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رجب کے مہینہ میں ۶۰ھ کو وفات پائی۔

شیعہ کے مدرسہ ''المنتظر لاہور'' کی جانب سے ایک کیلنڈر شائع ہوتا تھا اور ایک کیلنڈر شیعہ کی دکان سیٹھ برادر شاہ عالم مارکیٹ سے بھی شائع کیا جاتا تھا۔ یہ کیلنڈر دو رنگے ہوتے ہیں، ان میں خوشی کے ایام کو سرخ اور دیگر کو سیاہ رنگ سے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ۲۲ رجب کی تاریخ کو خوشی کے طور پر شائع کیا گیا ہے اور ساتھ لکھا ہے کہ ''مرگ معاویہ''۔

رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے، لہٰذا اس کا احترام ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خاص طور پر گناہوں سے بچنا چاہیے۔

سید قمر صاحب میرے پاس ''بارہ مہینوں کی نفلی عبادت'' کتاب لے کر آئے جس کتاب میں رجب کے مہینے میں عجیب و غریب عبادت کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اب ہم رجب میں ایجاد کی گئی بعض بدعات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

صلاۃ الرغائب

جو حدیث ''صلاۃ الرغائب'' کے بارے میں بیان کی جاتی ہے اس کے شروع میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔'' اس کے بعد حدیث میں رجب کے کچھ جھوٹے فضائل ذکر کئے گئے ہیں، پھر آپ ﷺ کی طرف یہ ارشاد منسوب کیا گیا ہے کہ: ''جو شخص رجب کی پہلی جمعرات کے دن کا روزہ رکھے، پھر جمعہ کی رات کو مغرب وعشاء کے درمیان بارہ رکعات دو دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر اور بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو مجھ پر ۷۰ مرتبہ درود شریف پڑھے:

اللھم صلی علی محمد النبی الأمی وعلی آلہ

پھر سجدہ میں چلا جائے اور یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے:

((سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح))

اس کے بعد سر اٹھا کر یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے:

((رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انك انت العزیز الاعظم))

''بعد ازاں وہ دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے۔ اس کے بعد وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اس کی ہر حاجت پوری کی جائے گی۔''

اس جھوٹی حدیث کے بارے میں محدثین کے اقوال کچھ یوں ہیں:

''یہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر گھڑی گئی ہے اور محدثین نے اس کا الزام ابن جھضم پر لگایا ہے جو ان کے نزدیک جھوٹ بولتا تھا۔'' (الموضوعات: ۲/۴۳۸)

اور امام ذہبیؒ، ابن الجوزیؒ کے مذکورہ قول پر اضافہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: یعنی اس حدیث کو روایت کرنے والے رجال شاید پیدا ہی نہیں ہوئے۔ (تلخیص الموضوعات: ۲۴۷)

اسی طرح ابن الجوزیؒ الصلاۃ الالفیہ کے بارے میں موضوع حدیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں: ''اس حدیث کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔'' (الموضوعات: ۲/۴۴۰-۴۴۳)

ابن رجبؒ کہتے ہیں: ''ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں صلاۃ الرغائب پڑھنے کے متعلق جو احادیث مروی ہیں وہ سب کی سب جھوٹی، باطل اور غیر صحیح ہیں۔ یہ نماز جمہور علماء کے نزدیک بدعت ہے جو چوتھی صدی کے بعد ظاہر ہوئی۔ (لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف: ۱۲۳)

امام نوویؒ کہتے ہیں: ''وہ نماز جو صلاۃ الرغائب کے نام سے معروف ہے اور جس کی بارہ رکعات رجب کی پہلی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہیں وہ اور اسی طرح شعبان کی پندرہویں رات کی سو رکعات نماز یہ دونوں نمازیں بہت بری بدعت ہیں۔ لہٰذا قوت القلوب اور 'احیاء علوم الدین' میں ان کے تذکرہ سے دھوکے میں نہیں پڑنا چاہیے اور نہ ہی ان کے بارے میں روایت کی گئی حدیث سے دھوکا کھانا چاہیے کیونکہ وہ پوری کی پوری باطل ہے۔'' (المجموع للنووی: ۳/۳۷۹)

محمد بن طاہر الہندی کہتے ہیں: صلاۃ الرغائب بالاتفاق من گھڑت ہے۔'' (تذکرہ الموضوعات: ص ۴۴)

امام شوکانیؒ کہتے ہیں: تمام حفاظِ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نماز من گھڑت ہے اور اس کے من گھڑت ہونے میں فن حدیث میں ادنیٰ سا علم رکھنے والے شخص کو بھی شک وشبہ نہیں۔ فیروز آبادی اور اسی طرح مقدسی نے بھی صراحتاً کہا ہے کہ یہ حدیث باتفاق محدثین موضوع (بناوٹی) ہے۔ (تذکرۃ الموضوعات: ۴۴)

مولانا عبدالحئی لکھنوی کہتے ہیں: صلاۃ الرغائب'' والی حدیث من گھڑت ہے اور اس پر اکثر محدثین یا سب محدثین کا اتفاق ہے۔ (الآثار المرفوعۃ: ۴۷)

اس کے علاوہ سیوطی، ابن عراق اور الکرمی المقدسی نے بھی اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ (اللآلی المصنوعۃ: ۷۴/۲، تنزیہ الشریعہ: ۹۰۲، الفوائد الموضوعۃ: ۷۲)

رجب کے مخصوص روزے

ماہِ رجب کی بدعات میں سے ایک بدعت یہ ہے کہ اس میں روزے کی مخصوص فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے مخصوص روزے رکھنا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ سے اس مہینہ کے روزوں کے بارے میں کچھ بھی صحیح ثابت نہیں۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

''ماہ رجب کی فضیلت، یا اس کے روزوں کی فضیلت، یا اس میں کسی متعین دن کے روزہ کی فضیلت، یا اس کی کسی متعین رات کے قیام کی فضیلت کے بارے کوئی صحیح حدیث وارد نہیں جو قابل حجت ہو۔ مجھ سے پہلے یہی یقینی بات امام ابواسماعیل الہرویؒ نے بھی کہی ہے۔'' (تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب: ۱۷)

امام شوکانیؒ نے علی بن ابراہیم العطار سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ''رجب کے روزوں کے متعلق جو کچھ بھی روایت کیا گیا ہے وہ سب من گھڑت، ضعیف اور بے بنیاد ہے۔'' (الفوائد المجموعہ: ۳۹۲)

ماہِ رجب میں روزوں کی فضیلت میں جو جھوٹی احادیث بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے:

کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی رجب میں ایک دن کا روزہ رکھے اور اس میں چار رکعات اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو اس کی موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔''

اس کے بارے میں ابن الجوزیؒ کہتے ہیں:

''یہ رسول اللہ ﷺ پر گھڑی ہوئی حدیث ہے۔'' (الموضوعات: ۲/۴۳۵)

اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث ہیں جنہیں رجب کے مہینے میں منبر ومحراب پر بیان کیا جاتا ہے یا قلم و قرطاس کے ذریعے ان کی نشر و اشاعت کی جاتی ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

((من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار)) (بخاری، کتاب الجنائز ما یکرہ من النیاحۃ علی المیت: ۱۲۹۱، مسلم مقدمہ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ: ۴۰)

''جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے تو وہ یقین کر لے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

لہٰذا رجب کے متعلق یا دیگر مہینوں کے متعلق کسی خاص و عام و مناقب کے سلسلے میں جھوٹی اور من گھڑت احادیث کو بیان کرنے سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے اور اس طرح کی مروجہ احادیث کی حقیقت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیے۔

باقی صفحہ 17 پر

ایک جامع دعا
اور اس کے فوائد!

تحریر
جناب محمد زبیر فردوسی

جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا حکم دیا ہے اسی طرح ہمیں دعائیں پڑھنے کی بھی تلقین فرمائی ہے جن کے پڑھنے سے ہماری دنیا وآخرت بہتر ہو جاتی ہے، ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے:

((رضیت باالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا))

کہ (اے اللہ رب العزت) میں راضی ہو گیا، اللہ تعالیٰ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نبیؐ مان کر (خوش ہو گیا ہوں)

لیکن آج ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے کہ جو صرف نام کے مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ کو رب مان کر خوش نہیں، محمد ﷺ کو اپنا رہنما مان کر خوش نہیں اور دین اسلام کو اپنا دین مان کر بھی خوش نہیں ہیں۔ کبھی نماز پڑھ لی اور کبھی چھوڑ دی، کبھی رسول اللہ ﷺ کو اپنا رہنما مان لیا تو کبھی کسی اور کو، کبھی دین اسلام کی طرف آ گئے اور کبھی بے دین ہو گئے۔

جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے ہماری رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

((بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم))

''اندھیری سیاہ رات کے ٹکڑوں کی طرح رونما ہونے والے فتنوں سے پہلے پہلے عمل کر لو۔''

ان فتنوں میں لوگوں کا یہ حال ہو گا کہ:

((یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا))

''صبح آدمی مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا، شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۳۱۳)

فائدے ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان کر، رسول اللہ ﷺ کو اپنا رہنما اور دین اسلام کو اپنا دین مان کر خوش ہو گیا تو اس آدمی کو بہت سارے انعامات اور فائدے حاصل ہوتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

ایمان کا ذائقہ جو آدمی ان چیزوں سے راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ایمان کا ذائقہ نصیب کریں گے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ذاق طعم الایمان من رضی باالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا)) (صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۳۴)

''ایسے آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول مان کر خوش ہو گیا۔''

گناہ معاف دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی مؤذن کی اذان سن کر کہتا ہے کہ:

((اشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لاشریك لهٗ واشهد ان محمدا عبده ورسوله))

پھر یہ دعا پڑھتا ہے:

((رضیت باالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا))

تو اس دعا کے پڑھنے کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس آدمی کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ (مسلم: ۳۸۶ وابوداؤد: ۵۲۵، وابن ماجہ: ۷۲۱)

ظالم سے نجات تیسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ظالم کے ظلم سے نجات عطا فرما دیتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو کسی کے ظلم کا خدشہ ہو اور وہ یہ دعا پڑھے:

((رضیت باالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا))

اس دعا کے پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو اس ظالم سے نجات عطا فرما دیں گے۔'' (صحیح الترغیب والترہیب: ۲۲۳۹)

فرشتوں کا نزول جو انسان اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان کر خوش ہوتا ہے تو اس پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے (خوش ہو گئے) تو ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی خوف اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

قیامت کے دن خوشی حاصل ہو گی جو شخص صبح وشام اس دعا کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن انعامات سے نواز کر خوش کر دیں گے۔ جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما من عبد مسلم یقول حین یمسی وحین یصبح ثلاث مرات رضیت باالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی الله ان یرضیه یوم القیامة)) (مسند احمد، صحیح الغیرہ، رقم: ۲۳۴۲)

''جو آدمی صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ رب العزت پر حق ہے کہ وہ اس آدمی کو قیامت کے دن خوش کر دیں۔''

جنت واجب اللہ تعالیٰ اس آدمی پر جنت واجب کر دیتے ہیں جو اس دعا کو پڑھتا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((من قال رضیت باالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وجبت لهٗ الجنة)) (ابوداؤد: ۱۵۲۹ وسلسلہ صحیحہ: ۳۴)

''جو آدمی یہ دعا پڑھے گا تو اس آدمی پر جنت واجب کر دی جاتی ہے۔''

جنت میں داخلہ آپ ﷺ کے ساتھ جو شخص اس دعا کو پڑھتا ہے تو وہ آپ کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من قال اذا اصبح رضیت باالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فانا الزعیم لاخذن بیده حتیٰ اُدخلهٗ الجنة)) (المعجم الکبیر امام طبرانی: ۸۳۸ وسلسلہ حدیث الصحیحہ: ۲۶۸۶)

''جس آدمی نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ضامن ہوں البتہ ضرور بالضرور اس آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جاؤں گا۔''

قارئین کرام معلوم ہوا کہ یہ دعا پڑھنے سے ہمیں کتنے انعامات و فائدے ہوتے ہیں، اگر ہم اس دعا کو پڑھتے رہیں تو رسول اللہ ﷺ کے فرامین پر عمل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو کر ہمیں جنت کا وارث بنا دیں گے۔ ان شاء اللہ

حضرت بٹالویؒ سے مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ

تحریر: جناب ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ

قسط اول

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے ۱۸۹۱ء سے ۱۸۹۵ء تک مسلسل تردید قادیانیت میں مصروف رہنے کے باعث یہ سمجھا کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی کا مؤثر اور مسکت جواب دے دیا ہے اور چونکہ مرزا قادیانی کوئی نئے دلائل پیش کرنے کی بجائے صرف وہی باتیں دہرائے جاتے تھے جن کا جواب دیا جا چکا ہے، اس لئے اب مرزا قادیانی کو خطاب کرنے کی بجائے اپنے اوقات کو دوسرے اہم کاموں مثل (تردید نیچریت، تردید عیسائیت، تردید آریہ) میں صرف کرنا چاہیے۔ اس لئے حضرت مولانا بٹالویؒ نے ۱۸۹۶ء میں مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے یہ اعلان کر دیا کہ: ''چار سال کامل ہماری آپ کی جنگ رہی۔ اب ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے خیال میں آپ کا کام تمام کر چکے ہیں ۔۔۔۔ اب ہم کو پرانے عیسائیوں اور آریوں اور (اگر مسلمان مدد دیں تو) تہذیب اخلاق جدید کے مقابلہ کی مہم درپیش ہے۔ آئندہ آپ ہم کو مخاطب نہ کرینگے تو ہم بھی آپ کو مخاطب نہ کریں گے۔''

مرزا قادیانی تاہم چھیڑ چھاڑ سے باز نہ آئے اور اُگلے ہوئے نوالے بار بار چباتے رہے۔ اس لئے مولانا بٹالویؒ نے موقوفی جنگ کا دوبارہ اعلان کیا اور فرمایا کہ اگر مرزا آئندہ ہم سے تخاطب نہ کرے گا تو ہم بھی اس کا تعاقب نہ کریں گے ۔۔۔ (اس کے پیرو) اس کو سمجھاویں اور کہیں کہ اب اشاعۃ السنۃ کو ان یونی ٹیرین عیسائیوں (unitarians) کی جو اس وقت اسلام پر سخت بے رحمی و ناانصافی سے تلوار چلا چکے ہیں، خبر لینے دیں۔ اپنے مقابلہ میں اس کے (یعنی محمد حسین کے) اوقات کو مصروف نہ کریں۔

لیکن ایسا کرنا مرزا قادیانی کے نزدیک اپنی دکان بڑھانے کے مترادف تھا، اس لئے انہوں نے مولانا بٹالویؒ سے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنے مریدوں سے شیخ الاسلام بٹالویؒ کو مخاطب کر کے ۱۸۹۸ء میں اشتہار شائع کروائے جن کے جواب میں مولانا بٹالوی مرحوم کے دوستوں نے مرزا کو آڑے ہاتھوں لیا۔ مرزا صاحب نے عاجز آ کر مولانا بٹالوی کے خلاف آخری فیصلے کا اشتہار شائع کر دیا کہ تیرہ ماہ میں مولانا بٹالوی اور ان کے دوست ذلت سے دوچار ہوں گے، ان کے ہاتھ ٹوٹ جائیں گے، یہ ہوگا اور وہ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ اشتہار بطور مباہلہ کے شائع کیا جاتا ہے۔ ادھر مولانا بٹالویؒ نے خطرہ جان کے پیش نظر ہتھیار رکھنے کے لائسنس کے لئے درخواست دے دی۔ اس درخواست کی وجہ سے مرزا قادیانی کو عدالت نے طلب کر لیا جہاں ایک اقرار نامہ پر دستخط کر کے انہیں رہائی نصیب ہوئی۔ ادھر تیرہ ماہ کی مدت کے اندر مرزا قادیانی نے مولانا بٹالوی کو بزعم خود ذلیل وخوار کرنے کی خاطر جو کاروائیاں کیں ان کا بیان سطور ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ: ''ہم نے مرزا کو کیوں چھوڑا'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اب اس (مرزا) کے تعاقب کی ضرورت باقی نہیں رہی، اس کا کام تمام ہو گیا ہے۔ اب اس سے بحث مسائل تحصیل حاصل وتطویل لاطائل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بقدر ضرورت کی جاتی ہے کہ جب مرزا نے اپنی تحریرات و رسائل میں عقائد باطلہ ومخالفہ اسلام شائع کئے تو اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ سا مچ گیا اور دنیا بھر کے عالمان دین کی طرف سے (جن کو وہ عقائد پہنچے) اس پر لعن طعن کا مینہ برسنا شروع ہو گیا۔

پھر ازاں جملہ بعض علماء کرام اور اعیان اسلام کا یہ خیال رہا کہ اسکے عقائد باطلہ و مقالات مخالفہ اسلام کی طرف توجہ ہی نہ ہو، اور ایسے شخص کو کوئی عالم اسلام اپنا مخاطب ہی نہ بنا وے، اور مخاطب صحیح نہ سمجھے اور اپنے خطاب سے اس کو عزت ووقعت نہ دے، وہ عقائد یوں ہی مضمحل و بے اعتبار ہو جائیں گے اور اس سے بحث و خطاب کرنے سے وہ عقائد مشتہر ہوں گے اور کسی نہ کسی کے دل میں وہ جگہ پکڑ لیں گے۔ لیکن اکثر علماء کا خیال رہا کہ اس کے وہ عقائد قبیحہ و مقالات شنیعہ بذریعہ اس کی تحریرات و اشتہارات جا بجا پھیل چکے ہیں اور بہت سے ناواقف مسلمان ان عقائد کو دیکھ کر اس کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں اور آئندہ پھنسیں گے۔ اسکے خطاب سے سکوت و اعراض اس صورت میں مناسب تھا کہ اس کے خیالات دنیا میں نہ پھیلتے اور جس حالت میں کہ وہ اکثر بلاد میں پھیل چکے ہیں اور عوام مسلمانوں کا ان میں پھنس جانا وقوع میں آ چکا ہے تو اس کو نالائق خطاب سمجھ کر اس کی بحث وخطاب سے سکوت کرنا اس بیت کا مصداق و مورد بننا ہے:

اگر بیند کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشیند گناہ است

ان دور اندیش لوگوں میں سے ایک خاکسار (محمد حسین) بھی تھا جس نے رد و ابطال عقائد مرزا کا بہت حصہ لیا اور پورے پانچ سال تک اس کا ایسا تعاقب کیا کہ اس کو گھر تک پہنچا دیا بلکہ زندہ درگور کر دیا، اس کے اصول وفروع مذہب باطل سے کوئی ایسا مسئلہ نہ چھوڑا جس کا ابطال دلائل شرعیہ و براہین عقلیہ سے نہ کیا اور اس کا فساد و کساد ظاہر نہ کر دیا ہو۔ یہاں تک کہ اس بحث و ردّ تفصیلی سے وہ خوف و اندیشہ عوام بدام مکاید و مغالطات اس دشمن اسلام کا اٹھ گیا اور یہ یقین حاصل ہو گیا کہ ناظرین و سامعین عقائد باطلہ مرزا سے جو شخص خاکسار کی بحث و رسائل کو دیکھے یا سنے گا، وہ اس کے دام تزویر میں نہ پھنسے گا اور جو متعصب یا احمق صرف کلام مرزا کو پڑھ کر یا سن کر یک طرفہ فیصلہ کر لے گا اور اس کا ردّ و جواب نہ دیکھنا چاہے گا، اس کے حق میں ابدالدہر ردّ مرزا میں مصروف رہنا کوئی فائدہ و اثر نہ دکھائے گا۔ یہ سوچ کر خاکسار نے اعلان ذیل مشتہر کیا جو ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد شانزدہم صفحہ ۳۰۴ میں بالفاظ ذیل درج ہے:

قادیانی صاحب! چار سال کامل ہماری آپ کی جنگ رہی۔ اب ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے خیال میں آپ کا کام تمام کر چکے ہیں اور آئندہ آپ سے جنگ کرنا نہیں چاہتے۔ اب ہم کو پرانے عیسائیوں، آریوں

اور (اگر مسلمان مدد دیں تو) تہذیب اخلاق جدید (یعنی نیچریت۔ بہا) کے مقابلہ کی مہم درپیش ہے۔ آئندہ آپ ہم کو مخاطب نہ کریں گے تو ہم بھی آپ کو مخاطب نہ کریں گے۔ آپ سکھوں، آریوں اور عیسائیوں کو مخاطب کر کے ٹکے کماویں اور مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ چھوڑ دیں، آپ اس امر کو نہ مانیں گے تو پھر جنگ قائم رہیگی:

اگر صلح خواہی نخوا ہیم جنگ
و گر جنگ جو ئی ندارم در نگ

(مولانا محمد حسین مرحوم فرماتے ہیں): اس اعلان پر بھی آپ (یعنی مرزا) نے سکوت اختیار نہ کیا اور پھر بھی چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رکھا تو ایک سال کے بعد ہم نے دوبارہ اعلان ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ہژدہم کے صفحہ ۲۳۳ میں مشتہر کیا جو ذیل میں منقول ہے:

۱۸۹۶ء میں ہم نے قادیانی کو موقوفی جنگ کا اعلان دیا تھا، پر اس نے موقوفی جنگ کو منظور نہ کیا اور ہم سے چھیڑ چھاڑ کو نہ چھوڑا، لہذا ہم کو بھی بجبوری اس کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اب ہم نے اس کو دوبارہ شکست دی اور اس کی الہامی گولہ باری و انذاری تیر اندازی بند کر دی جس کی تشریح نمبر ۸ و ۹ جلد ہذا (اشاعۃ السنہ جلد ہژدہم) میں ہو چکی ہے لہذا ہم دوبارہ موقوفی جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں، وہ آئندہ ہم سے تخاطب نہ کرے گا تو ہم بھی اس کا تعاقب نہ کریں گے۔ وہ ہم سے چھیڑ چھاڑ کرنے اپنی دکان کی رونق سمجھ کر اس کو ترک کرنا نہ چاہے تو اس کے نیک خیال پیرو جو دھوکہ میں آکر اس کے اتباع میں پھنس گئے ہیں اس کو سمجھاویں اور کہیں کہ اب اشاعۃ السنۃ کو ان یونی ٹیرین عیسائیوں کی جو اس وقت اسلام پر سخت بے رحمی و ناانصافی سے تلوار چلا چکے ہیں خبر لینے دیں، اپنے مقابلہ میں اس کے اوقات کو مصروف نہ کریں۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) اس اعلان کو دیکھ کر بھی اس (مرزا) کا منہ بند نہ ہوا تو خدا تعالی نے اس کا شر اور بحق اہل اسلام و دیگر اقوام اس کا ضرر اٹھانے اور مٹانے کے لئے اس کی ضرر رساں طبیعت کے مادہ فاسد کو زیادہ تر اس طرف متوجہ کر دیا کہ وہ لوگوں کو دل آزار الہام اور ڈرانے والی پیش گوئیاں سنا کر ڈراوے اور دھمکاوے اور اس ذریعہ سے اپنا مذہب باطل پھیلاوے۔

اسی سلسلہ میں اس نے ایک پیش گوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو جس میں خاکسار (محمد حسین) اور دیگر دو اشخاص کے حق میں موت و عذاب کی دھمکی تھی، مشتہر کر دی۔ اس پیش گوئی نے اس کو ملزم بنا کر عدالت مجسٹریٹ ضلع گورداسپور میں پہنچایا اور اس کے ساتھ خاکسار کو بھی جانا پڑا۔ اس الزام سے ان کی خلاصی و رہائی تب ہوئی جب کہ مجسٹریٹ نے اس سے حلفی عہد کرالیا اور اقرار نامہ لکھوا لیا کہ وہ آئندہ ایسی پیش گوئی کسی شخص کے حق میں (مسلمان ہو، خواہ عیسائی یا ہندو وغیرہ) نہ کرے گا اور نہ کسی کے حق میں بد دعا کرے گا اور نہ کسی کو مباہلہ کی طرف بلائے گا۔

اس امر کی تصدیق کے واسطے ہم اس مقام میں فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نقل درج کرتے ہیں جس کو ہم مئی ۱۸۹۹ء میں جداگانہ چھاپ کر مجسٹریٹ موصوف کی خدمت میں (جو اس وقت کمشنر لاہور ڈویژن تھے، بعد ازاں سکرٹری گورنمنٹ پنجاب ہوئے) ارسال کر چکے اور صاحب موصوف اس نقل کو مطابق اصل پا کر اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔

نقل فیصلہ مسٹر جے ایم ڈوئی۔ آئی سی ایس، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور۔ بمقدمہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان: سرکار قیصر ہند مستغیث۔ بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ ملزم۔ الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری

ہم نے دو اقرار نامہ جات کا مسودہ مشتمل بر چھ دفعات تیار کیا ہے جس کو مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے خوشی سے منظور کر لیا ہے۔ ان اقرار نامہ جات کی نظر سے یہ مناسب ہے کہ کاروائی مسدود کی جائے لہذا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو رہا کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے برخلاف کوئی کاروائی نہ کی جائے۔

دستخط: جے ایم ڈوئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ضلع گورداسپور) ۴ فروری ۱۸۹۹ء

نقل اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقدمہ فوجداری اجلاسی مسٹر جے اے ڈوئی، ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

مرجوعہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء۔ فیصلہ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء۔ نمبر بستہ قادیان۔ سرکار دولتمدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ ملزم۔ الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری

میں مرزا غلام احمد بحضور خداوند تعالی باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:

① میں ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الہی ہوگا۔

② میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الہی ہے، یہ ظاہر کر دے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

③ میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشار کھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا، یا مورد عتاب الہی ہوگا۔ (یہ تفسیر مشتہر کی طرف سے نہیں بلکہ عدالت کے الفاظ ہیں جو مجسٹریٹ نے بوقت اقرار نامہ پڑھنے کے بطور تفسیر خود کہے تھے)

④ میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابو سعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں۔ یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کی ذات کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال، کافر، کاذب، بطالوی نہیں لکھوں گا (بٹالوی کے بجے بٹالوی ہونے چاہئیں، جب یہ لفظ بطالوی کر کے لکھا جاتا ہے تو اس کا اطلاق باطل پر ہوتا ہے)۔ میں ان کی پرائیویٹ زندگی یا انکے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کرونگا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہو۔

⑤ میں اس بات سے بھی پرہیز کرونگا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں کہ وہ خدا کے پاس مباہلہ کی

باقی صفحہ 9 پر

سعودی عرب.....عالمِ اسلام کا خیر خواہ!

تحریر: جناب قاضی ریاض قدیر

اس میں کوئی شک نہیں کہ حرمِ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ کی وجہ سے سعودی عرب پوری دنیا کے مسلمانوں کا مرکز ومحور اور محبتوں وعقیدتوں کا گھر ہے۔ جتنی محبت امت مسلمہ سعودی عرب سے کرتی ہیشاید اس سے زیادہ ہی محبت خادم حرمین شریفین مسلمانوں سے کرتے ہیں اور اس کے عملی مظاہر نظر آتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ سعودی عرب پوری امت مسلمہ کا دنیا میں سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔ تقریباً تمام مسلم ممالک میں سعودیہ کی طرف سے دعوتی و رفاہی کاموں کا جال پھیلا ہوا ہے اور ہر سال اربوں ریال ان منصوبوں پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ امریکہ، بھارت، برطانیہ، فرانس، فلپائن، تھائی لینڈ، ہانگ کانگ، جاپان الغرض ان تمام ممالک میں جہاں مسلمانوں کی معقول تعداد مقیم ہے سعودی عرب نے اربوں روپے کے منصوبے انکی فلاح و بہبود کے لئے مکمل کئے ہیں اور بے شمار زیر تکمیل ہیں۔

پاکستان کے حوالے سے دیکھیں تو یہ محبت دوسروں سے اور بھی بڑھ کر ہے۔ تقریباً تمام سعودی حکمران پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں۔ یہ محبت آج سے نہیں قیام پاکستان سے ہی مسلسل چلی آرہی ہے۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ سقوطِ ڈھاکہ کے سانحہ پر اہل پاکستان کو جتنی تکلیف تھی شاید اس سے زیادہ ہی دردشاہ فیصل مرحوم نے محسوس کیا تھا۔ وہ یہ خبر بدسُن کر دیر تک زارو قطار روتے رہے۔ فیصل مسجد کا عظیم منصوبہ بھی سعودی حکمرانوں کی پاکستان سے محبت کا ثبوت ہے۔ اسی طرح پاکستان کے تیسرے بڑے شہر لائل پور کے نام کی فیصل آباد میں تبدیلی بھی اہلیان پاکستان کیطرف سے شاہ فیصل مرحوم کی پاکستان سے محبت کا عملی جواب ہے۔

28 مئی 1998ء کو ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان پر لگائی جانیوالی معاشی پابندیوں کو پاکستان صرف اور صرف سعودی تعاون سے جھیل گیا تھا کہ اس وقت کے سعودی حکمران شاہ فہد رحمۃ اللہ علیہ نے دو ارب ڈالر سے زیادہ مالیت کا تیل پاکستان کو تحفتاً دیا جسکی وجہ سے پاکستان دیوالیہ ہونے سے محفوظ رہا اور عالمی معاشی پابندیوں کو برداشت کے قابل ہوا۔ 2005ء میں پاکستان کے شمالی علاقوں اور آزاد کشمیر میں زلزلہ، 2009ء میں زیارت بلوچستان کے زلزلہ، 2010، 2011 اور 2012 کے دریائے سندھ کے سیلاب اور صوبہ سندھ میں طوفانی بارشوں سے ہونے والی تباہی کے مواقع پر بھی پاکستان کی سب سے زیادہ مدد سعودی حکومت نے ہی کی تھی۔ اب بھی تھر پارکر میں سعودی سفیر نے کروڑوں روپے کی خوراک تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان تمام مواقع پر نہ صرف یہ کہ ہماری حکومتوں نے قطع نظر اس بات کے کہ سربراہِ حکومت کون تھا نہ صرف یہ کہ یہ امداد قبول کی بلکہ حکومتی، عوامی اور میڈیا کی سطح پر اسے انتہائی سراہا بھی گیا۔۔ پھر آخر اب سعودی حکومت کی حکومتِ پاکستان کی ڈیڑھ ارب ڈالر کی مدد نے کئی معدوں میں مروڑ کیوں پیدا کر دیئے ہیں؟ میڈیا نے اس حسن سلوک کو غلط رنگ کیوں دینا شروع کر دیا ہے؟ عوامی سطح پر اس فیاضی کے سلوک کو کسی سازش کا رنگ دینے کی مہم کیوں شروع کر دی گئی ہے؟

درحقیقت یہ سارے معاملات اتنے سیدھے اور سادہ نہیں ہیں جتنے بنا کر دکھائے جارہے ہیں۔ جس طرح عالمی میڈیا پر یہودیوں کا کنٹرول ہے بدقسمتی سے اسی طرح پاکستان کے میڈیا پر بھی ایک ایسے مخصوص ذہن کا قبضہ ہے جنکی تعداد تین چار فیصد سے زیادہ نہیں۔ لیکن کچھ بیرونی ممالک کی مدد وحمایت سے یہ چھوٹا سا گروپ میڈیا پر شاید 80% سے بھی زائد کنٹرول رکھتا ہے۔ یہی وہ گروپ ہے جو انھی ممالک کے مالی، اخلاقی اور سازشی تعاون سے سعودی عرب، بحرین اور کسی حد تک پاکستان کے بھی خلاف اور شام کی ظالم و جابر اور فاسق حکومت کے حق میں مہم جاری رکھے ہوئے ہے اور اب شام کی آڑ لے کر اس میں پاکستان کو بھی رگیدا جارہا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ سعودی ولی عہد اور شاہ بحرین کے دورہ پاکستان سے قبل ایک پڑوسی ملک نے پاکستان کو اپنے بارڈر سے مسلح مداخلت اور گرم تعاقب کی دھمکیاں دی تھیں۔ یہ آخر کیوں تھیں؟ درحقیقت اب یہ جاری مہم بھی انھی دھمکیوں کا تسلسل ہے۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ یہ سب کیا ہے؟ اور کیوں ہے؟

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ایک دور میں امریکہ کا خلیج اور مشرق وسطیٰ میں نمائندہ اور تھانیدار ہمارا ایک ہمسایہ ملک تھا۔ مذہبی انقلاب کے بعد یہ ملک اور امریکہ دو الگ الگ انتہاؤں پر کھڑے ہوگئے ہیں۔ جس سے مشرقِ وسطیٰ میں امریکی پالیسیوں میں بھی توازن آیا۔ یہاں ایک مزے کی بات بھی ہے کہ طرفین کی بلند آہنگ دھمکیوں کے باوجود ان کے بیک چینل رابطے کبھی بھی نہیں ٹوٹے اور دھمکیوں اور اقدامات کا سلسلہ بھی ایک قدم آگے دو قدم پیچھے والا ہی رہا۔ بہر حال آمدم بر سر مطلب ایک طویل بظاہر چشمک کے بعد اس سال کے ابتداء میں امریکہ نے پھر اس ملک کے سر پر دستِ شفقت رکھ دیا ہے جسکی وجہ سے یہ ملک اب پھر آپے سے باہر ہوتا نظر آرہا ہے۔ پاکستان کو دھمکیاں بھی اسی کا شاخسانہ ہیں۔ عراق وشام میں اسلحے اور افراد کی مداخلت بھی اسی آشیر باد کا عملی اظہار ہے۔ بحرین میں مسلسل مداخلت جاری ہے، وہاں مظاہروں اور مسلح دہشت گردی کا سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آرہا، اس کے پیچھے بھی یہی ملک موجود ہے۔

پاکستان کے حوالے سے یہ بھی کہ زرداری حکومت کے تمام تر رابطے شاید مسلکی تعصب کی وجہ سے اس ہمسایہ ملک سے بہت قرب کے تھے۔ شاید اسی وجہ سے دیگر خلیجی عرب ممالک زرداری حکومت پر اعتبار نہیں کرتے تھے اور اس حکومت کو مخالف کیمپ میں سمجھا جارہا تھا۔ جبکہ میاں نواز شریف نے آزادانہ خارجہ پالیسی ترتیب دیتے ہوئے یہ تاثر ختم کر کے تمام ممالک سے برابری کی سطح پر تعلقات استوار کرنے کی پُرجوش مہم شروع کی ہے جو کچھ ممالک، چند تنظیموں اور کچھ افراد کو ہضم نہیں ہورہی۔

اب آیئے شام کے مجاہدین اسلام کو اسلحے کی فراہمی

یا دیگر امداد مہیا کرنے کے معاملے کی طرف جس کو بنیاد بنا کر حکومت پاکستان اور برادر ملک سعودی عرب کے خلاف میڈیا مہم چلائی جارہی ہے۔ حکومتی سطح پر اگر چہ یہ تعاون کبھی بھی ممکن نہ ہوگا۔ لیکن اخلاقی سطح پر سوچئے تو کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مظلوموں کی مدد کی تو مخالفت کرے لیکن اس کے مقابلے میں ظالم اور قاتل بشار الاسد کو اسلحہ مہیا کرنے اور مسلح افراد بھجوانے کو بھی برا نہ جانے، تاکہ ان 10، 12 فیصد ظالم نصیریوں کا اقتدار 85 فیصد سنی مسلمانوں پر برقرار رکھا جاسکے۔ اسی طرح بحرین کے سنی حکمرانوں کو ہٹانے کے لیے کونسا حربہ ہے جو کچھ بیرونی طاقتیں استعمال نہیں کر رہیں؟ بلکہ اس میں اس حد تک جارحیت آچکی ہے کہ شاہ بحرین کے دورہ پاکستان کے موقع پر ایک تنظیم نے لاہور اور کراچی پریس کلبوں کے باہر باقاعدہ شاہ بحرین کے خلاف مظاہرے کیے۔ یہ مظاہرے صرف شاہ بحرین نہیں بلکہ حقیقتاً حکومت پاکستان کے بھی خلاف تھے اور ان لوگوں کے بیرونی روابط کے شاہد بھی۔

میں اپنی معروضات ختم کرنے سے قبل کہنا چاہوں گا کہ مسلمانو! خدا کے لئے سوچئے! جسطرح شاہ بحرین کے خلاف مظاہرے کئے جاتے ہیں اور شام کے جابر و ظالم حکمران بشار الاسد کے حق میں مختلف طریقوں سے مہم چلائی جاتی ہے ہم کیوں بشارالاسد کے ظلم اور جرائم کے خلاف اسی طرح جمع نہیں ہوتے؟ اور بشارلاسد کے خلاف کیوں مظاہرے نہیں کیے جاتے؟ اسی طرح غیر متعصب اور غیر جانبدار مسلمان دانشور کیوں بشارالاسد کے ظلموں اور جرائم کو اپنا موضوع نہیں بناتے؟ کیوں ہمیں پڑوسی ملک کی پاکستان کو دھمکیوں کی وجہ نہیں بتائی جاتی؟ اور کیوں اسکی بھرپور مذمت میڈیا میں نہیں کی جاتی؟

سعودی عرب کے حوالے سے ہم پاکستان کے جملہ سنّی مسلمان جو تعداد میں مسلمانوں کا 95 فیصد سے بھی زائد ہیں، حکومت سعودیہ خصوصاً خادم حرمین شریفین، خادم عالم اسلام شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز حفظہ اللہ تعالیٰ کے پاکستان کی فراخدلانہ مدد کرنے اور اسے جاری رکھنے کے عزم پر شکر گزار ہیں اور انھیں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ حقیقتاً سعودی حکمرانوں کے اس برادرانہ سلوک کی وجہ سے پاکستان اقوام عالم میں خودداری کے ساتھ اپنی آزادانہ پالیسی کے مطابق سٹینڈ لینے کے قابل ہو گیا ہے۔ ڈالر جو 110 روپے تک پہنچ چکا تھا اور اس کے مزید بڑھنے کی پیشین گوئیاں کی جارہی تھیں، پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ اس میں اتنی کمی آئی ہے کہ اب یہ 96 روپے میں دستیاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ صرف سعودی تحفے کی وجہ سے ہوا ہے۔ ہم پاکستانی کسی کی نیکی یاد رکھنے والے لوگ ہیں، سعودی عرب کا یہ حسن سلوک ہمارے دلوں میں ان کی عزت و احترام میں اور بھی اضافے کا باعث بنا ہے۔ اب ہم میاں نواز شریف صاحب کو کہنا چاہتے ہیں کہ قومی امنگوں کے مطابق اقوام عالم میں باوقار سٹینڈ لیا جائے اور یہ جو امریکی دم چھلے کا تاثر ہے اسے ختم کیا جائے۔ مزید ہم میاں نواز شریف صاحب کی آزادانہ خارجہ پالیسی اور اس میں اسلامی ممالک کو اہم مقام دینے کے اعلان پر ان کی مکمل اور پرزور حمایت کرتے ہیں اور اسی پالیسی کو جاری رکھنے کے لئے ان کی تائید کرتے ہیں۔ سعودی عرب کے برادرانہ اقدامات کی وجہ سے ان کی جملہ پالیسیوں کی حمایت کرتے ہیں اور میڈیا میں ان کے خلاف کچھ افراد اور جماعتوں کے بیانات کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس سے اظہار لاتعلقی کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ ماہ رجب اور موجودہ مسلمان

رجب کی ستائیسویں رات کی عبادت اور اگلے دن کا روزہ

لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسراء و معراج کا جو معجزہ ہے وہ رجب کی ستائیسویں رات کو پیش آیا تھا۔ اسی لیے وہ اس رات میں خصوصی عبادت کے قائل ہیں اور اگلے دن روزہ رکھنا مستحب سمجھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ہے کہ واقعہ اسراء و معراج کی تاریخ کے بارے میں اہل علم کے مابین شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں دس سے زیادہ اقوال نقل کئے ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ یہ ہجرت سے ایک سال قبل (ماہ ربیع الاول ۱۲ نبوی) میں پیش آیا۔ یہ ابن سعد وغیرہ کا قول ہے اور یہی بات نووی رحمہ اللہ نے بھی بالیقین کہی ہے۔ جبکہ ابن حزم رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے جو درست نہیں۔ اس کے علاوہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ نے بھی اس تاریخ (ہجرت سے ایک سال قبل) کو بالجزم ذکر کیا ہے۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ: ۲۲۴)

بقیہ الحاج صوفی احمد الدینؒ

نمود سے گریز کرتے، جماعتی مصالحتی موقعوں پر ان کی صائب رائے اور حکمت و دانش کی تجاویز کو بڑی وقعت رہتی۔ سیاسی و سماجی اور کاروباری معاملات کو سلجھانے میں انہیں کمال درجہ کی مہارت و تجربہ تھا۔ رسولِ اکرم ﷺ کے ارشاد اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر من نوراللہ کے وہ مظہر و نمونہ تھے، جس محفل میں ہوتے رونقِ محفل وہی ہوتے، بڑے بڑے عُقدوں اور سنجیدہ گفتگو میں مزاح و خوش طبعی سے ایک بہار پیدا کر دیتے۔ بقول شاعر ؎

ویراں ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہے
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

صوفی صاحب شہر کے اہم تجارتی ادارہ چیمبر آف کامرس کے بانیوں میں سے تھے۔ شہر کے بزرگ علماء مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف مرحوم، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا حافظ محمد شریف، مولانا طیب معاذ اور جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کرام خصوصاً شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالعزیز، مولانا حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یٰسین ظفر، مفتی عبدالحنان اور مولانا محمد یونس بٹ سے انتہائی محبت و ادب کا اظہار فرماتے۔ حرمین شریفین سے انہیں عاشقانہ عقیدت تھی، وہ پچیس تیس سال مسلسل سفرِ حج پر جاتے رہے۔ فضیلۃ الشیخ ابن سبیل اور فضیلۃ الشیخ صالح بن حمید نے جب بھی پاکستان آکر جامعہ سلفیہ میں ورود فرمایا تو ان کا قیام و طعام صوفی صاحب کی رہائش گاہ پر رہا۔ ہمارے ان سے خاندانی مراسم تھے، ہماری خوشیوں غموں میں برابر شامل رہتے بلکہ وہ میرے روحانی باپ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر بخشش و مغفرت سے نوازے۔ آمین ثم آمین!

⊙⊙⊙⊙⊙

الحاج صوفی احمد الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحریر
جناب مولانا محمد یوسف انور

جماعتی حلقوں میں یہ افسوسناک خبر بڑے حزن و ملال سے سنی گئی کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان سے دیرینہ وابستہ ممتاز بزرگ، فیصل آباد کی شہری جمعیت کے روحِ رواں اور جامعہ سلفیہ ٹرسٹ کے ناظم مالیات الحاج صوفی احمد دین 18 اپریل جمعۃ المبارک کے سپیدۂ سحر سے قبل بعارضہ قلب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم نے پڑھائی۔ جس میں ان کے ورثا و لواحقین، دینی مدارس کے اساتذہ و طلبہ، تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے احباب، سیاسی و سماجی شخصیات اور تاجروں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ بیرون شہر لاہور سے میاں محمد جمیل، پروفیسر محمد یحییٰ، شیخوپورہ سے حافظ عبدالباسط، اوکاڑہ سے ڈاکٹر زعیم الدین عابد، راولپنڈی سے شیخ محمد سعید و محمد یونس، خوشاب سے میاں فضل حق مرحوم کے بھتیجوں میاں محمد خالد، میاں محمد فاروق وغیرہم نے بھی شمولیت کی۔

صوفی صاحب مرحوم سے میری آخری ملاقات 30 مارچ اتوار کے دن جامعہ سلفیہ میں فضلائے جامعہ کے کنونشن کے موقع پر ہوئی۔ وہ اسٹیج پر حاجی بشیر احمد صدر جامعہ سلفیہ ٹرسٹ کی معیت میں دیگر مہمانوں کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ راقم الحروف نے اپنے مختصر خطاب میں علمائے اسلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان پاکباز اسلاف سے استفادہ کرنے والے صلحاء بھی چلتے پھرتے مبلغ تھے جن کی تبلیغ و ترغیب سے بہت سے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔ بطور مثال میں نے بیان کیا کہ اسٹیج پر بیٹھے یہ دونوں بزرگ صوفی احمد الدین اور حاجی بشیر احمد میرے صالح والد کا صدقۂ جاریہ ہیں جن کی تبلیغ و دعوت سے یہ دونوں اور ان کے خاندان بھی شرک و بدعات کی تاریکیوں اور گمراہیوں سے نکل کر توحید و سنت کی روشنی سے منور ہوئے۔

صوفی صاحب علیہ الرحمۃ تقسیم ملک کے موقع پر جنڈیالہ ضلع امرتسر سے اپنے افراد خانہ کے ہمراہ ہجرت کر کے فیصل آباد منتقل ہوئے۔ وہ ان دنوں اٹھارہ بیس سال کے نوجوان تھے۔ حاجی بشیر احمد ہمارے شہر پٹی ضلع امرتسر کے قریبی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے۔ دونوں نوجوانوں نے گول بازار کریانہ میں اپنے ساتھیوں (سعید احمد بٹ، شیخ معراج دین اور شیخ عبدالعزیز مرحومین) کی شراکت سے کاروبار شروع کیا۔ ہماری دکان بھی اسی بازار میں تھی۔ والد صاحب ان نوجوانوں کو نماز، روزہ اور اسلامی آداب و معاشرت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت، نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کے سلسلہ کے چھوٹے بڑے رسائل و کتب پڑھنے کو دیتے۔ یہ نوجوان انہیں اپنے علماء کے پاس لے جاتے اور بدعات و رسومات پر اُن سے معلومات چاہتے لیکن اُن کے پاس ادھر ادھر کی باتوں اور بحث و تمحیص کے سوا کچھ نہ پاتے۔ قرآن و حدیث کے دلائل اور تعلیمات کا جواب اُن سے نہ سن کر ان نوجوانوں کے ذہن تبدیل ہوئے اور مسلک اہلحدیث پر نہ صرف خود بلکہ اپنے اہل و عیال اور خاندان کے افراد کے لئے ہدایت کا سبب بن گئے۔ اس زمانے میں فیصل آباد شہر کے مذہبی حالات یہ تھے کہ مولوی سردار احمد جو بریلوی مکتب فکر کے بڑے عالم تھے، اُن کا عروج تھا اور خودساختہ بدعات و رسومات کا راج تھا۔ جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار میں مولانا احمد الدین گکھڑوی خطیب تھے اور مسجد مبارک منٹگمری بازار میں حافظ عبدالقادر روپڑی لاہور سے آ کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔ مولانا گکھڑوی کا قیام ہمارے غریب خانہ پر تھا، اس نسبت سے علماء کا اکثر ہمارے ہاں آنا جانا رہتا۔ مسجد مبارک میں کبھی کبھار حافظ محمد اسماعیل روپڑی خطبہ جمعہ دیتے، انہیں مجبور کر کے والد صاحب رات کو اپنے ہاں ٹھہرا لیتے، اس طرح اُن کے اخلاقِ کریمانہ اور شیریں بیانی سے صوفی احمد الدین، حاجی بشیر احمد اور ان کے دیگر دوست بہت متاثر ہوتے۔ والد صاحب نے اِن دوستوں کی داڑھیاں رکھوائیں، قرآن مجید پڑھایا اور سینما بینی و غیر شرعی اعمال چھڑوا کر مسلک اہل حدیث کے مکمل حاملین بنا دیئے۔

ان دنوں شہر میں مسلک کے لحاظ سے افرادی قوت بہت کم تھی، لیکن ان نوجوانوں کی اصلاح کے بعد مسلک کو فروغ حاصل ہوتا گیا اور چراغ سے چراغ جلتا چلا گیا۔ بقول شاعر ؎

لوگ آتے گئے اور قافلہ بنتا گیا

پھر وہ وقت بھی آیا کہ مولانا محمد صدیق کی بطور خطیب جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار میں تقرری ہوئی اور مولانا احمد الدین گکھڑوی جامع اہلحدیث مومن آباد تشریف لے گئے۔ جامعہ سلفیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ابتدائی چند سال جامع اہلحدیث امین پور بازار میں جامعہ کی تعلیم و تدریس کا نظام رہا۔ جامع اہلحدیث کی توسیع بھی کی گئی، مضافاتی کالونیوں اور محلوں میں مساجد اہلحدیث کی تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اِدھر صوفی صاحب اور اُن کے رفقاء کی تجارت میں اضافہ ہوتا گیا بلکہ وہ شہر کے رؤسا و امراء میں شمار ہونے لگے، جن کی مالی معاونت سے مساجد کی تعمیر کا ہر مقام پر بفضلہ تعالیٰ ایک جال بچھ گیا۔ صوفی صاحب اور ان کے بڑے بھائیوں کی رہائش گلبرگ اے میں تھی جہاں مسجد ربانی کی شاندار تعمیر ہوئی۔ چند سال بعد جب صوفی صاحب نے سول لائن میں رہائش اختیار کی تو وہاں مسجد عمر کیلئے سب سے پہلے پلاٹ حاصل کیا۔ ان کے پڑوسی اور قریبی دوست میاں محمد انور چنیوٹی مرحوم کی رفاقت سے صوفی صاحب نے مسجد کی تعمیر مکمل کی۔ پھر قرب و جوار سے حاجی مختار احمد، حاجی محمد اقبال، ملک محمد اسلام اور دوسرے نئے اہلحدیث ہونے والے احباب کی معاونت سے یہ پورا علاقہ مسلک اہلحدیث کے حاملین کا گویا گڑھ بن گیا۔ یہ تیس چالیس سال پہلے کی باتیں ہیں۔ مسجد عمر کی تعمیر نو چند ماہ قبل سے شیخ محمد ارشد، محمد عمران (پاشا فیبرکس والے) دونوں بھائی بڑی تندہی اور دینی ولولہ سے مکمل کر رہے ہیں۔ مسجد موجودہ حالات کے تقاضوں کے مطابق انتہائی جدید پیمانے پر تعمیری مراحل سے گزر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس خانۂ خدا پر

توجہات و اخراجات کرنے کا عظیم اجر و ثواب عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

صوفی صاحب کے حالاتِ زندگی تحریر میں لائے جا رہے تھے اور فیصل آباد میں جماعتی و مسلکی سرگرمیوں میں اضافہ لکھا جا رہا تھا، چنانچہ جب شبان اہلحدیث کے نام سے معروف تنظیم حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑی کے ایما پر چند نوجوانوں نے تشکیل دی تو میرے ساتھ میاں حبیب اللہ، چوہدری عبدالخالق (اچھا دواخانہ والے) حکیم عبدالستار، پروفیسر ایس ایم شریف اور بعد ازاں شیخ بشیر احمد چیچہ وطنی والے (یہ بھی میرے والد کی ترغیب سے اہلحدیث ہوئے) پیش پیش تھے۔ شبان اہلحدیث کے زیر اہتمام اور صوفی صاحب کی سرپرستی و مالی اعانت سے دھوبی گھاٹ کے میدان میں تین روزہ سالانہ کانفرنس کی طرح ڈالی گئی جس کا تسلسل سالہا سال جاری رہا۔ چوک گھنٹہ گھر میں ہر دو تین ماہ بعد عظیم الشان تبلیغی جلسے منعقد کئے جانے لگے جن کی صدارت مولانا محمد اسحٰق چیمہ یا معروف راہنما مولانا عبیداللہ احرار فرماتے۔ مولانا محمد صدیق کے ساتھ حافظ محمد اسماعیل روپڑی مقررین ہوتے، بعض اوقات حافظ محمد اسماعیل ذبیح، سید عبدالغنی شاہ اور مولانا محمد حسین شیخوپوری خطاب فرماتے۔ یہاں تک کہ جماعت کے جلیل القدر قائدین مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا عبدالمجید سوہدروی اور مولانا محمد رفیق خان پسروری کی تقریروں کے پروگرام بنائے جاتے۔ صوفی صاحب اور حاجی بشیر احمد صاحب کے احباب میں سے حاجی سردار محمد سوتر منڈی والے اور حاجی غلام محمد کوثر ٹیکسٹائلز والے کی بھی ہمیں مالی سپورٹ ہونے لگی۔ ہم نے کبھی ان جلسوں کے انعقاد کے لئے چندہ کی اپیل نہیں کی تھی بلکہ اخراجات کی مدوں اور شعبوں کو اِن متذکرہ امراء حضرات کے ذمہ لگا دیا جاتا جو صوفی صاحب کی مشاورت اور راہنمائی میں اخراجات دل کھول کر کرتے۔ سید ابوبکر غزنویؒ اور علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے سانحات شہادت پر تعزیتی جلسوں کیلئے ان کی ہر طرح کی معاونت ہمیں حاصل رہی۔

مرکزی سطح پر ہمارے دانشمند راہنماؤں مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی نے مجلس عاملہ میں علماء کے ساتھ ساتھ تاجر طبقہ کی بھی نمائندگی روزِ اول سے رکھ دی تھی تاکہ مالیات کا شعبہ سمجھنے والے امراء ہی خود اپنے ہاتھوں انجام دیں۔ چنانچہ مرکزی جمعیت کے پہلے ناظم مالیات میاں عبدالمجید (مجید یہ فلور ملز مصری شاہ والے) تھے اور آج بھی حاجی عبدالرزاق گزشتہ کئی برسوں سے ناظم مالیات کی ذمہ داریاں بخوبی ادا کر رہے ہیں۔ مرکزی مجلس عاملہ میں تاجر طبقہ میں سے مختلف ادوار میں جو ممبران رہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: صوفی احمد الدین و حاجی بشیر احمد فیصل آباد، لاہور سے حاجی محمد اسحٰق حنیف، شیخ محمد اشرف اور میاں فضل حق، گوجرانوالہ سے میاں عبدالستار و میاں محمد یوسف ستارہ فیکٹری، راولپنڈی سے چوہدری محمد یعقوب، سرگودھا سے میاں عبدالستار، مولانا رضاء اللہ ثنائی، ملاں عبدالعزیز، ساہیوال سے چوہدری عبدالقادر، خانیوال سے میاں عنایت اللہ، حاجی عبدالعظیم، چوہدری حاجی عبدالرحمٰن، ملتان سے حاجی محمد رفیق، حاجی محمد ایوب، کراچی سے حاجی محمد اسماعیل مہ پارہ، حاجی محمد یعقوب فضل ربی ریڈیو، روپڑی بزرگ مولانا حافظ محمد عبداللہ، حافظ محمد اسماعیل اور حافظ عبدالقادر، صوفی صاحب کی عقیدتوں کے مرکز تھے۔

قارئین کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے یہ بھی یاد آیا کہ لاہور کا مرکزی دفتر جو کہ خرید کے وقت ایک پرانی کوٹھی تھی، اس دور کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق نے مجلس عاملہ کے ارکان کے مشورہ سے اس کوٹھی کا سودا ۶ لاکھ میں کیا۔ ۲ لاکھ میاں فضل حق اور ۲ لاکھ صوفی احمد الدین نے ادا کئے۔ ۲ لاکھ پوری جماعت نے جمع کئے۔ پہاڑی علاقوں ایبٹ آباد، توحید آباد، ایوبیہ اور بالاکوٹ وغیرہ مقامات پر مساجد و مدارس کی تعمیرات میں میاں فضل حق اور صوفی احمد الدین و حاجی سردار محمد نے بھاری رقوم خرچ کیں۔ آج یہ ادارے تمام مقامات پر مسلک کی ترویج و اشاعت کے اہم امور انجام دے رہے ہیں۔ جڑانوالہ کی غلہ منڈی میں مسجد اہلحدیث کا تنازعہ تقسیم ملک کے فوری بعد شروع ہو گیا تھا، بالآخر نصف صدی کے بعد سپریم کورٹ میں اہلحدیث کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اس لمبی مدت میں چند ہفتوں بعد جڑانوالہ سے میاں محمد، میاں محمد صدیق اور میاں زکریا بھٹی مرحومین مجھے لے کر صوفی صاحب کے پاس جاتے۔ چنانچہ مقدمات کے اخراجات کے لئے وہ ہر بار اپنی گرہ سے لاکھوں روپے کی ادائیگی کرتے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ماہِ رمضان المبارک میں ملک کے طول و عرض سے بلکہ چند سال سے بیرونی ممالک سے بھی چندہ کے لئے سفیر حضرات آتے تو صوفی صاحب کا تعاون ان سب سے سرفہرست ہوتا۔ جماعت کے ایک اور عظیم ادارہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کی تعمیر نو میں مولانا معین الدین لکھویؒ کے حکم پر صوفی صاحب اور حاجی غلام محمد صاحب کا بہت بڑا تعاون رہا۔ مقامی طور پر جامعہ سلفیہ، کلیہ دارالقرآن والحدیث اور محلوں میں جاری چھوٹے پیمانے پر طلبہ و طالبات کے مدارس کے ساتھ تعاون اور غرباء و مساکین کی بچیوں کی شادی اور بہت سے فلاحی کاموں میں صوفی صاحب کا مالی حصہ دوسرے اصحابِ ثروت کے لئے مشعلِ راہ ہوتا۔ جماعتی دعوت و ارشاد اور تبلیغ و اشاعتِ قرآن و سنت کرنے والے نوجوانوں اور کارکنان اہلحدیث یوتھ فورس کے ساتھ بھی صوفی صاحب کی حوصلہ افزائی مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ گزشتہ دنوں الفتح گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی نفاذِ اسلام کانفرنس انہوں نے پنڈال کے باہر کھڑے ہو کر تمام کارروائی سنی۔

صوفی صاحب مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ساتھ تادمِ واپسیں وابستہ رہے۔ جماعت کے مرحومین قائدین مولانا غزنوی، مولانا سلفی، مولانا لکھوی اور میاں فضل حق کا انہیں مکمل اعتماد حاصل رہا۔ جماعت کی موجودہ قیادت سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے حفظہ اللہ سے انہیں بے پناہ عقیدت تھی۔ ان کے پروگراموں اور تگ و تاز کے بارے میں اکثر میرے ساتھ گفتگو فرماتے۔ چند برسوں سے ملکی معاشی بدحالی اور گیس و بجلی کی کمی وغیرہ سے جہاں بہت سے صنعتی ادارے متاثر ہوئے وہاں صوفی صاحب کی صنعت بھی روبہ زوال ہوئی لیکن انہوں نے بڑے حوصلے و صبر سے مشکلات کا سامنا کیا اور کافی حد تک اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ان کے مالی معاملات طے پا گئے۔ ۲ سال پہلے ان کے پارٹنر میاں نعیم الرحمان کی وفات سے بھی بڑی کمی واقع ہوئی۔ انسان بلاشبہ خامیوں اور خوبیوں کا مرکب ہے لیکن صوفی صاحب کی خوبیاں اور اوصاف حمیدہ خامیوں پر غالب نظر آتی ہیں۔

صوفی صاحب علیہ الرحمۃ عجز و انکسار اور خوش گفتار و کردار کی غیر معمولی شخصیت کے مالک تھے۔ ہمیشہ نام و

باقی صفحہ 17 پر

۳۸ویں سالانہ تین روزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس خانپور

مرکزی جمعیت اہل حدیث خان پور ضلع رحیم یار خان کے زیراہتمام 38 ویں سالانہ سہ روزہ سیرت النبیؐ کانفرنس 28-29-30 مارچ 2014ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث خان پور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز محدث العصر حضرت علامہ پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے خطبہ جمعۃ المبارک سے ہوا اور پھر مسلسل تین دن، تین راتیں قال اللہ وقال الرسول کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ مرد حضرات کیلئے ہزاروں افراد کو سمالینے والا عظیم الشان پنڈال اور دوسری طرف خواتین کیلئے جامعۃ البنات کی دومنزلہ وسیع وعریض بلڈنگ رنگ برنگ کے دعوتی، منہجی بینروں اور کلمے والے جھنڈوں کے ساتھ مزین کی گئی تھی۔ کتب، کیسٹ، سی ڈیز اور دیگر اشیاء ضروریہ کے منظم اسٹالز اس پر مستزاد تھے۔

خان پور کی یہ سالانہ تین روزہ سیرت کانفرنس ملکی سطح پر شہرت کی حامل کانفرنس ہے۔ جس کے بانی مبانی قائد اہلحدیث، بطل حریت، شہبازِ خطابت حضرت علامہ قاری عبدالوکیل صدیقیؒ ہیں۔ حضرت قاری صاحب کے بعد یہ پہلی تین روزہ کانفرنس ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ملک کے طول وعرض سے جوق در جوق اور شوق در شوق قافلوں اور وفود نے شرکت کی۔ کوئٹہ، کراچی، حیدر آباد، سکھر، پنوعاقل، میرپور ماتھیلو، پشاور، آزاد کشمیر، ہزارہ ڈویژن، ملتان، فیصل آباد، لاہور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، فاضلپور، راجن پور، بہاولنگر اور بالخصوص ڈویژن بہاولپور سے بڑی تعداد میں محبین قرآن وسنت اور فرزندانِ توحید نے شرکت فرمائی۔

ہر روز نماز فجر کے بعد درس قرآن، بعد ازاں سبھی عوام وخواص کیلئے ناشتہ، پھر صبح نو بجے سے لے کر نماز ظہر تک تقاریر کا سلسلہ، نماز ظہر سے لے کر نماز عصر تک نشست، عصر سے مغرب تک نشست مغرب تا عشاء کھانے کا وقفہ اور پھر نماز عشاء سے لے کر رات گئے تک مسلسل تلاوت، حمد ونعت اور تقاریر کا سلسلہ اور ہر نشست میں حاضرین کا جم غفیر اپنے معزز ومکرم علماء، خطباء، قرآء اور شعراء سے فیض یاب ہوتا رہا۔ یہ کانفرنس عقائد وعمل کی اصلاح کے حوالے سے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلا مبالغہ ہزاروں بندگانِ خدا شرک و بدعت سے تائب ہو کر دامنِ توحید وسنت سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

مسلسل تین دنوں کی کانفرنسیں اب ناپید ہو چکی ہیں، الا ماشاء اللہ۔ لیکن اللہ کے خصوصی فضل وکرم سے خانپور کی فراخ دل، فیاض اور رضائے الٰہی کی طلبگار جماعت نے امیر جماعت حافظ عامر صدیقی صاحب کی ولولہ انگیز قیادت میں حضرت قاری عبدالوکیل صدیقیؒ کی تعلیمی وتبلیغی مساعی کو مزید نکھارنے اور آگے بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی۔ سبھی احباب کا خصوصاً مقررین علماء و خطباء کا کہنا ہے کہ اس مرتبہ کی کانفرنس باوجود نئی قیادت کے انتہائی کامیاب اور مثالی رہی۔ انتظامات، تقاریر اور حاضری مثالی رہی۔

بالخصوص بروز ہفتہ بعد عصر تک ایک اچھوتے طرز کی مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا جس کا عنوان تھا ''مروجہ اسلامی بینکاری کی شرعی حیثیت''، جس میں شریک گفتگو تھے شیخ الحدیث مولانا حافظ ذوالفقار علی صاحب اور مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب۔ اسی طرح بروز اتوار اسی وقت میں سوالات وجوابات کی خصوصی نشست ہوئی۔ پروفیسر علامہ محمد ابراہیم بھٹی صاحب نے مدلل جوابات ارشاد فرمائے۔ ان دونوں پروگراموں میں بالخصوص عوام وخواص کی شرکت اور ذوق وشوق دیدنی تھا۔

حسبِ سابق بروز اتوار صبح گیارہ بجے تا نماز ظہر اساتذہ اور ابنائے جامعہ کی خصوصی میٹنگ بھی ہوئی، یہ جامعہ کی منفرد روایات کا حصہ ہیں۔ اس مجلس میں فیض یافتہ علماء وفضلاء کے مسائل زیر بحث آتے ہیں اور آئندہ کی راہ عمل متعین کی جاتی ہے۔

خواتین کے پنڈال میں کانفرنس کی مکمل سماعت کا اہتمام ہوتا ہے لیکن بروز اتوار صبح نو بجے سے لے کر نماز عصر تک خواتین سے خواتین مبلغات و عالمات نے خطابات فرمائے اور مختلف تعلیمی شعبوں سے تعلیم کی تکمیل کرنے والی عالمات وحافظات بچیوں میں تقسیم اسناد وانعامات اور چادر پوشی کی تقریب ہوئی۔ اسی طرح بچوں میں تقسیم اسناد وانعامات و دستار بندی آخری نشست میں عرب مہمانوں اور ملک کی نامور شخصیات کے ہاتھوں سے ہوئی۔ امسال تعلیم کی تکمیل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی تعداد ۴۳ تھی۔ اس موقع پر عرب مہمان الشیخ عبدہ بن محمد ابراہیم التعین نے حضرت قاری صاحب مرحوم کی مساعی جمیلہ کو سلام عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ جامعہ وجماعت کی مزید ترقی کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔

ایک نیا انقلابی قدم جس کو فراموش کرنا حق تلفی ہوگی وہ یہ کہ پنڈال کے بہت وسیع ہونے اور پھر کھچا کھچ بھرے ہونے کی وجہ سے پیچھے بیٹھی ہوئے عوام کی تکلیف کے پیش نظر دو عدد ملٹی میڈیا/ پروجیکٹر کا اہتمام کیا گیا اور پھر ان کے ذریعہ تقاریر کے ساتھ ساتھ جامعہ کے نظم ونسق، تعلیم وتعلم، رفاہی وتبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سے کلپس دکھائے گئے اور ساتھ ساتھ حضرت قاری صاحب مرحوم کے خطابات کی جھلکیاں دکھلائی گئیں۔ یہ منظر دیکھنا تھا کہ ہر آنکھ اشکبار ہوگئی اور ایک بار پھر اپنے محبوب قائد کی شفقتوں، محبتوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں فرحت وآسودگی محسوس کرنے لگیں۔

الغرض دعوتی وتبلیغی نقطہ نظر سے منعقد ہونے والی یہ تین روزہ سالانہ عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس لوگوں کو عقیدہ وعمل کی اصلاح کا پیغام دیتی ہوئی نماز فجر کے ساتھ ہی خطیب ایشیاء قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی کی رقت آمیز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ تین دن اور رات کی اس کانفرنس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس کے علماء کرام نے بڑی تعداد نے شرکت فرمائی۔

منجانب:۔ شعبہ تبلیغ جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانپور

مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی پاکستان پہنچ گئے

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ممتاز راہنما اور خطیب بریڈفورڈ ہفتہ رفتہ میں پاکستان پہنچے ہیں۔ وہ اپنے قیام کے دوران جہاں جماعت کے مرکزی قائدین سے ملاقات کریں گے وہاں وہ دینی اجتماعات میں شریک ہونگے۔ (ادارہ)

موضع جمرغال میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 22 فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ملک محمد زمان صاحب کی حویلی میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعہ علوم اثریہ منعقد ہوا، جبکہ حافظ عبدالغفور جہلمی فاضل مدینہ یونیورسٹی، صدیق احمد یوسفی ومحمد ارشد سیٹھی مہمان خصوصی تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قطب شاہ نے انجام دیئے۔ قاری محمد سلیمان نے تلاوت فرمائی۔ حمد ونعت نقیب الرحمٰن آف جمرغال نے پیش کی، جلسہ سے حافظ عبدالغفور جہلمی، قاری محمد یوسف راشد اور قاری محمد اسماعیل بلوچ نے خطاب کیا۔ حافظ عبدالحمید عامر کی دعا سے یہ پروگرام تکمیل پذیر ہوا۔ آخر میں ملک محمد زمان نائب ناظم، ملک اختر زمان، حافظ محمد طاہر اور ان کے رفقاء نے شرکاء کی ضیافت کی۔

درخواست دعاء صحت

حاجی محمد عبداللہ انصاری رکن انتظامیہ جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ جگر کے علاج کے لئے بھارت گئے ہوئے ہیں۔ دو چار روز کے بعد ان کا اپریشن ہوگا۔ جملہ قارئین کرام کامیاب آپریشن اور ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں تاکہ وہ بخیر وعافیت گھر واپس پہنچ جائیں۔ اللھم اشفہ شفاء کاملا وعاجلا (ادارہ)

اظہار تشکر

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے قائدین جناب محمد نعیم بٹ، پروفیسر عبدالستار حامد صاحب، میاں محمد جمیل صاحب، حافظ محمد یونس آزاد صاحب، حکیم عبداللطیف صدر A.Y.F، حافظ محمد عمران عریف، حافظ محمد ابرار ظہیر، حافظ عبدالشکور ربانی مسجد والے و دیگر قائدین و رفقاء جو سیالکوٹ جیل میں مجھ سے ملاقات کیلئے تشریف لائے، حوصلہ افزائی فرمائی۔ ضلع/شہر سیالکوٹ کے مفتی کفایت اللہ شاکر، حافظ مزمل الدین، قاری زاہد اقبال، ملک اورنگ زیب و دیگر احباب جماعت پورے ملک سے دعا گو کسی بھی طرح سے تعاون کرنے والوں کا ممنون وتشکر ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین!

ابومعوذ حافظ عبدالرؤف یزدانی خطیب جامعہ رحمانیہ اہلحدیث
چونگی نمبر 14، ملتان 0300-0312-7475922

ضروری اعلان

جامعہ سعیدیہ اہل حدیث رجسٹرڈ قصور کا کوئی سفیر نہ ہے۔ اس لئے کسی کو کوئی چندہ یا عشر، زکوٰۃ وغیرہ نہ دیں، اگر کوئی شخص جامعہ کے نام پر اپیل کرے تو ہمیں اطلاع کریں۔ 0321-6590883

محمد طاہر سعید ایڈووکیٹ ناظم جامعہ ہذا

عظمتِ توحید و رسالت ﷺ کانفرنس، لاہور

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور نے مرکزی قیادت کی رہنمائی میں چلنے والی تحریک نفاذ اسلام کو آگے بڑھانے کیلئے 20 اپریل 2014ء کو الجامع المبارک اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور میں عظیم الشان عظمت توحید و رسالت ﷺ کانفرنس کا اہتمام کیا۔ کانفرنس کی تیاریوں میں انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے کانفرنس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ مسجد مبارک کے متولی و مہتمم میجر (ر) زبیر قیوم کو شرکت کی باقاعدہ دعوت دی گئی۔

کانفرنس کا وقت روایتی انداز سے ہٹ کر نماز ظہر سے رات 11 بجے تک رکھا گیا۔ نماز ظہر کے بعد مبارک مسجد کا ہال لوگوں سے بھر چکا تھا، اس لیے بغیر کسی تاخیر کے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس کی تین نشستیں تھیں، جن کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر شہباز حسن، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسلم گھلوی نے فرمائی۔ جبکہ مہمانان گرامی حاجی عبدالرزاق، حاجی محمد فاروق، طارق محمود چوہدری، میاں راشد، مولانا قاری تنویر قمر، مولانا احتشام الحق بھوپال، مولانا یحییٰ مدنی، مولانا حافظ عمران تبسم، حافظ سلمان اعظم، عبدالکریم، چوہدری محمد صادق، مولانا ابوبکر صدیق سلفی، حافظ اعظم قاسم، حاجی عبدالقیوم، ملک نور محمد سرفراز ایڈووکیٹ، حافظ عبیدالرحمٰن ایڈووکیٹ، مولانا محمد ارشد خادم، مولانا مشتاق احمد فاروقی، مولانا عبدالرحمٰن کاظمی، مولانا محمد اشرف قمر، مولانا یٰسین طٰہٰ، مولانا عبدالرحمٰن زاہد، مولانا عبدالرزاق ربانی، مولانا اکرام الحق اثری، حافظ اصغر، مولوی محمد منشاء، قاری ممتاز حسین، حافظ حبیب اللہ ساقی، مولانا محمد ارشد پردیسی، میاں جمیل شاہد، حافظ اللہ دتہ تھے۔

اس عظیم الشان کانفرنس کا آغاز مولانا شمس الدین کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض علامہ منیر احمد وقار، مولانا سیف اللہ ارشد، مولانا محمد یونس حیدری اور مولانا محمد ابراہیم سلفی نے ادا کیے جبکہ مہمانوں کے لیے کھانے کا پرتکلف انتظام کیا گیا۔

تلاوت کے بعد راقم الحروف نے کانفرنس کی غرض و غایت سے آگاہ کیا اور بتایا کہ کانفرنس میں تقریروں کے ساتھ ساتھ تحریری لٹریچر بھی مہیا کیا گیا ہے اور تمام مقررین کو موضوعات دیئے گئے ہیں۔ کانفرنس کے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ جب بھی کسی نے توحید و رسالت کے مقدس محلات کو نقب لگانے کی کوشش کی تو اُن کا گھیراؤ ہمیشہ علمائے اہلحدیث نے کیا ہے۔

پھر اللہ دتہ صاحب نے نعتیہ کلام پیش کیا، ان کے بعد مولانا طیب محمدی نے توحید کی عظمت بیان کی۔ شان رسالت ﷺ کے موضوع پر مولانا یٰسین بلوچ گفتگو کے لیے تشریف لائے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں مقام اور شانِ رسالت ﷺ کو بہترین انداز میں پیش کیا۔ نماز عصر سے قبل مولانا سید سبطین شاہ نقوی نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ انہوں نے اس موضوع پر قرآن و حدیث اور تاریخی حوالہ جات پیش کیے۔

نماز عصر کی ادائیگی کے بعد قاری عبدالمتین اصغر نے عقیدۂ توحید پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث عقیدہ توحید کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے اپنی توانائیاں بروئے کار لاتی رہے گی اور لوگوں کو توحید کا درس دیتی رہے گی۔

ان کے بعد قاری عبدالودود عاصم نے تلاوت قرآن پاک کی۔ بعد ازاں قاری صاحب نے ایک نظم بھی حاضرین کو سنائی۔

مولانا خالد مجاہد ''ایک اللہ عبادت کے لائق ہے'' کے عنوان کے ساتھ عوام کے سامنے آئے، انہوں نے کہا کہ عقیدہ ٹھیک ہوگا تو قیامت والے دن نتیجہ بھی ٹھیک ہوگا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسلم شاہد روی نے جامع مسجد مبارک اہلحدیث کی تاریخی حیثیت کو بیان کیا۔ ان کے بعد مولانا قاری محمد حنیف ربانی کا شاندار خطاب مقام صحابہؓ کے موضوع پر ہوا۔

مولانا عبدالباسط شیخوپوری نے ''کس کا راستہ جنت کا راستہ ہے'' کے موضوع پر سیر حاصل خطاب فرمایا۔

نماز مغرب اور کھانے کا وقفہ ہوا، تمام حاضرین کانفرنس کو کھانا پیش کیا گیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور کے امیر مولانا رانا محمد نصر اللہ خان مسلسل کانفرنس کی نگرانی فرما رہے تھے۔ وقفہ کے بعد حافظ فیصل افضل شیخ سیکرٹری جنرل اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے خطاب کیا اور کہا کہ ملک کا استحکام کلمہ طیبہ کے نفاذ میں ہے۔

ان کے بعد علامہ زبیر احمد ظہیر کا ولولہ انگیز خطاب شروع ہوا، انہوں نے پاکستان میں بدامنی، بے چینی، دہشت گردی، اقربا پروری پر گفتگو کی اور کہا کہ ان تمام برائیوں سے نجات توحید کے نظام کو نافذ کرنے اور اتحاد کو اختیار کرنے میں ہے۔

مولانا عبدالرشید حجازی نے تاریخ اہلحدیث پر خطاب فرمایا اور اپنی تمام تر تاریخی دسترس کا نچوڑ عوام کے سامنے پیش کیا۔ قاضی ریاض قدیر نے بھی توحید کے عظیم الشان عنوان پر تقریر کی۔ حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر A.Y.F پاکستان نے اپنی گفتگو میں نوجوانوں کو خصوصی طور پر کہا کہ وہ میدان عمل میں آئیں اور قرآن و حدیث کے علم کو اٹھا کر بدعات اور رسومات کے خاتمہ کے لیے کردار ادا کریں۔

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی نے اپنے صدارتی خطاب میں لاہور کی قیادت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے بروقت اس کانفرنس کا انعقاد کر کے لوگوں کو اہم معاملہ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ مختلف ترانے طلحہ خالد اور جعفر طیار نے پیش کیے۔

آخر میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور کے امیر نے سب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔ اختتامی دعا کے بعد مولانا عمر صدیق تشریف لائے اور جو لوگ موجود تھے ان کے سامنے ''مسلک اہلحدیث ہی سچا مسلک ہے'' بیان کیا۔

رپورٹ:۔ امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ ناظم ضلع لاہور

مولانا محمد ابراہیم میر پوری..... مرکز اہل حدیث میں

پچھلے دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے مرکزی رہنما، اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم کے چیئرمین مولانا محمد ابراہیم میر پوری صاحب مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور تشریف لائے۔ مولانا قاری محمد اعظم عارف خطیب اعظم میر پور آزاد کشمیر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ پیغام ٹی وی پر مولانا میر پوری صاحب کا تفصیلی انٹرویو لیا گیا۔ انہوں نے پیغام ٹی وی کا وزٹ بھی کیا اور اس اہم پراجیکٹ پر امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم و دیگر قائدین کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ نماز ظہر کے بعد حافظ ندیم احمد خلیل ڈپٹی ڈائریکٹر نے مہمانوں کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ اس موقعہ پر مدیر اعلیٰ اہل حدیث بشیر انصاری اور مینیجر حافظ محمد یٰسین طٰہٰ بھی موجود تھے۔ (ادارہ)

تقرری برائے ڈسٹری بیوشن

محترم وقار احمد اعوان۔

پیغام ٹی وی انتظامیہ کی طرف سے آپ کو صوبہ پنجاب کے لیے ہیڈ ڈسٹری بیوٹر مقرر کیا گیا ہے۔ یکم مئی 2014ء سے دورانِ ملازمت آپ صوبہ پنجاب میں پیغام ٹی وی کی نشریات کو پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ آپ کی تقرری کا مقصد متعلقہ علاقہ جات میں پیغام ٹی وی کی تقسیم کار کو بہتر بنانا اور اس کی نگرانی کرنا، مقامی کیبل آپریٹرز کے ساتھ رابطہ میں رہنا اور پیغام ٹی وی کی نشریات کی ناظرین تک پہنچ کو یقینی بنانا ہے۔ پیغام ٹی وی میں بطور ہیڈ ڈسٹری بیوٹر آپ کا فرض ہے کہ آپ پیغام ٹی وی کی نشریات کے بارے میں سروے کرنا، مختلف علاقوں میں موجود پیغام ٹی وی کے نمائندوں سے رابطہ میں رہنا اور ان کے کام کی نگرانی کرنا ہے اور اس کی توسیع کرنا، مقامی جماعتوں سے مشاورت سے مناسب افراد کی تقرری کرنا۔ ادارہ آپ کی کامیابی کے لیے دعا گو ہے۔

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم چیئرمین پیغام ٹی وی

اخبار الجماعۃ

سالانہ اہلحدیث کانفرنس

مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث علامہ یوسف ضیاء والی قلعہ دیدار سنگھ میں کانفرنس بڑے تزک و احتشام سے ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ کانفرنس میں درج ذیل علماء کرام شرکت فرما چکے ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، حضرت حافظ محمد گوندلوی، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ، علامہ احسان الٰہی ظہیر، علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی، مولانا محمد حسین شیخوپوری، حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا عبدالحق صدیقی و دیگر مشہور و معروف علماء، خطباء۔ اس دفعہ کانفرنس 11 اپریل بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی۔ خطبہ جمعہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے پڑھایا۔ بعد نماز عشاء قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، حافظ عبدالباسط شیخوپوری، ابوبکر سلطان یزدانی، مولانا احسان اللہ ضیاء، مولانا عبدالغنی محمدی، مولانا قاری عصمت اللہ ظہیر نے خطابات فرمائے۔ اور مدرسہ ضیاء العلوم متصل مسجد ہذا سے فارغ التحصیل ہونے والے حفاظ کرام میں انعامات میاں طارق محمود ایم این اے نے تقسیم کئے، کانفرنس کی کامیابی کے لئے صاحبزادہ داؤد بن ضیاء نے دن رات محنت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ کانفرنس تقاریر، حاضری اور انتظامات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

منجانب:۔ حکیم احسان اللہ ضیاء ناظم تحصیل گوجرانوالہ

تقریب بخاری شریف

جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات نادآباد لاہور کینٹ میں بتاریخ: 31 مئی 2014ء یکم شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ بروز ہفتہ بعد نماز عصر تا رات گئے تک۔

فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب آخری حدیث پر درسِ ارشاد فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں محترم قاری صہیب احمد میر محمدی، جناب مولانا یوسف پسروری، مولانا طارق محمود یزدانی خطابات فرمائیں گے۔

منجانب:۔ حافظ احمد اللہ حامد رئیس جامعہ ہذا

تحصیل مظفر گڑھ کے تبلیغی پروگرام

20 مارچ شریف شریف مچھجوا مسجد اہل حدیث میں پروگرام ہوا۔ مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا حافظ سلطان محمود نے خطاب کیا۔

☆ 27 فروری کو مسجد اہل حدیث بٹھارے والا میں ہوا، مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، حافظ سلطان محمود ماڑھا، ڈاکٹر عبدالخالق (مظفر گڑھ) نے خطاب فرمایا۔

☆ 26 فروری مسجد اہل حدیث بھیرہ میں مولانا قاری عبدالرحیم کلیم ڈیرہ غازی خان، مولانا حافظ سلطان محمود نے خطاب فرمایا۔ گڈلک میرج ہال خان گڑھ میں 12 اپریل کو پروگرام منعقد ہوا۔ مولانا عطاء اللہ اعوان، مولانا عبدالکریم کلروالی نے خطاب کیا۔

منجانب:۔ قاری محمد الیاس صدیقی مدیر جامعہ عزیزیہ روہیلانوالی و ناظم تحصیل مظفر گڑھ

ہمارا عزم جواں ہے، ہمارے ساتھ چلو

قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی کا دورہ واہ کینٹ اور فیروز وٹواں

واہ کینٹ: 16 مارچ A.S.F راولپنڈی کے زیر اہتمام واہ کینٹ کی جامع مسجد لائق اہل حدیث میں ایک شاندار طلبہ سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی چیف آرگنائزر A.S.F پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد میں عقیدۂ توحید و سنت کی پختگی، اسلامی شعائر کا احترام اور وطن عزیز سے محبت کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو پھر اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مطالبہ ''پاکستان میں اسلامی نصاب تعلیم رائج کیا جائے'' کا بھرپور ساتھ دیں۔

A.S.F طلبہ سیمینار میں جناب بابر فاروق رحیمی سابق صدر A.S.F پاکستان نے بھی خطاب کرتے ہوئے طلبہ کے ایمانی جذبات کو سراہا۔ سید تبسم شاہ جنرل سیکرٹری A.S.F پنجاب اور رانا محمد اسد بشیر نائب صدر A.S.F گوجرانوالہ بھی سیمینار میں شریک ہوئے۔

فیروز وٹواں: 25 مارچ A.S.F فیروز وٹواں کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی۔ قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیرۃ النبیؐ کو بیان کرنا بڑی اہمیت کی بات ہے لیکن آپؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنانا اور اس پر عمل کرنا اس سے بھی بڑی شان کی بات ہے۔ اس لیے تمام لوگوں کو رسول اللہؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

طوبیٰ لائبریری کا قیام

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام مکتبہ طارق اکیڈمی فیصل آباد کے تعاون سے مرکزی جامع مسجد طوبیٰ اہل حدیث 134/9-L ساہیوال میں طوبیٰ لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ لائبریری روزانہ بعد نماز مغرب تا 10 بجے رات کھلی رہے گی۔ کتاب اور رسالہ مطالعہ کیلئے وقت موعود تک گھر لیجانے کی بھی اجازت ہوگی۔

منجانب:۔ سیکرٹری جنرل اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال

ضروری وضاحت

راقم الحروف حافظ عبدالرؤف یزدانی خطیب جامعہ رحمانیہ اہلحدیث چونگی نمبر 14 ملتان بیان دے رہا ہے کہ عبدالقادر ولد محمد اشرف سکنہ یزدانی کیسٹ ہاؤس ٹھینگ موڑ الہ آباد و مولوی محمد رضوان الرحمٰن یزدانی ساکن لدھے والہ وڑائچ گوجرانوالہ سے میرا تبلیغی حوالہ سے کوئی تعلق واسطہ نہ ہے اور نہ ہی میں ان کے کسی قول و فعل کا ذمہ دار ہوں اور نہ کوئی میرے نام پر ان سے لین دین کرے، میں بری الذمہ ہوں۔

تبلیغی پروگراموں والے حضرات مقامی مسجد کے خطیب/شہر کے امیر یا ناظم کے حوالہ سے رابطہ کریں۔ سکیورٹی کے مسائل ہیں۔

میرے ساتھ رابطہ: 0300-0312-7475922

پیغام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس پسرور

5 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہلحدیث دھرکامی پسرور میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا عبدالقیوم عاجز خطیب سیالکوٹ نے کی۔ حافظ یاسر عنایت پسروری سٹیج سیکرٹری تھے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد سرور شفیق نے محبت رسول کے حوالہ سے مدلل خطاب کیا۔ قاری عبدالرحمٰن سلفی نے شان مصطفیٰ بیان کی بعد میں مولانا بشیر احمد شاکر نے اطاعت رسول کے حوالہ سے خطاب کیا۔ مولانا سید شاہ نواز نے مخصوص انداز میں سیرت کے حوالہ سے جامع خطاب کیا۔ آخر میں غازی اسلام رانا محمد شفیق خاں پسروری نے سیرت النبیؐ کے حوالہ سے کہا کہ کائنات میں اگر کوئی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت کا حق ادا کرتے ہیں تو وہ اہلحدیث ہیں۔ کانفرنس میں رانا محمد خلیق پسروری اور مفتی کفایت اللہ شاکر بھی موجود تھے، کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

منجانب:۔ رانا عبدالعلیم خطیب مسجد ہذا

درس قرآن و حدیث

جامع مسجد علی المرتضیٰ اہلحدیث محلہ عثمان پور ریلوے اسٹیشن گجرات بعد نماز مغرب درس ہوگا۔

مقرر:۔ علامہ حافظ طارق محمود یزدانی صاحب

منجانب:۔ (مولانا) ابوبکر صدیق خطیب مسجد ہذا

0345-6874711

تربیتی نشست

11 مئی 2014ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی اہلحدیث برکت پورہ گلی نمبر 6 فیصل آباد میں A.Y.F حلقہ یزدانی شہیدؒ کے زیر اہتمام ایک تربیتی نشست منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا حافظ محمد شریف صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی خطاب فرمائیں گے۔

منجانب:۔ اہلحدیث یوتھ فورس حلقہ یزدانی شہید فیصل آباد سٹی

جامعہ اسلامیہ چکی تحصیل پنڈی گھیب میں عظیم الشان کانفرنس

مورخہ 12 فروری بروز بدھ جامعہ اسلامیہ چکی تحصیل پنڈی گھیب میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا سید طیب الرحمٰن شاہ زیدی کے علاوہ دیگر علماء نے خطاب کیا۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکزیہ نے اس کانفرنس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

اظہار تعزیت

گزشتہ روز جمعیت اساتذہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت محمد عباس طور منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالرشید حجازی امیر ضلع فیصل آباد کے والد بزرگوار میاں بشیر احمد کے انتقال پُر ملال پر گہری تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کیلئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

سید عبید اللہ شاہ ناظم نشر و اشاعت جمعیت اساتذہ تحصیل تاندلیانوالہ

خطبات جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ٹیاری کے تحت 18 اپریل کو ضلع ٹیاری میں اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث حیدر آباد مولانا مفتی خالد اکرم مدنی نے خطبہ جمعہ فوٹو گاموٹی میں امیر مرکزی جمعیت ضلع ٹیاری مولانا عبدالعزیز کا کا نے، گوٹھ پلیڈنو کا کا میں، حافظ زبیر احمد کا کا نے گوٹھ سیراچوں کا کا، مولانا ثناء اللہ جمالی نے گوٹھ علی مراد جمالی، مولانا جمشید جمالی نے بکھر موری سٹاپ اور مولانا محمد خان کا کا نے فقیر محمد کا کا میں پڑھایا۔

المرسل:۔ حافظ صلاح الدین کا کا 0301-3599319

مرکز عثمان بن عفان گوجرہ میں کانفرنس

معروف عالم دین حضرت مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا محمد نواز چیمہ اور مولانا طارق محمود یزدانی نے کہا ہے کہ قرآن وسنت سے دوری کی وجہ سے مسلمان آج دنیا بھر میں زوال پذیر ہیں جب تک مسلمانوں نے عقیدہ توحید پر سختی سے عمل کیا، دنیا بھر میں اسلامی پرچم لہراتا رہا۔ ہم اگر آج بھی سنت رسولؐ پر سختی سے کاربند ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اغیار کی تمام سازشیں ناکامی سے دوچار نہ ہوں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکز عثمان بن عفانؓ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث محلہ انصار کالونی گوجرہ میں منعقدہ شان قرآن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالقادر عثمان نے کی۔ کانفرنس کے اختتام پر مرکز عثمان بن عفان میں حفظ کرنے والے طلبہ میں ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، حافظ محمد یوسف، ملک محمد اسلم آزاد و دیگر علماء کرام نے انعامات اور اسناد تقسیم کیں، کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔

منجانب:۔ محمد سرفراز حسن، گوجرہ

سید البشر ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل سمبڑیال کے زیر اہتمام دھانانوالی سیالکوٹ میں سید البشر ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا عبدالغنی محمدی اور مولانا عبدالحفیظ مظہر نے خطابات فرمائے۔ صدارت امیر تحصیل ڈاکٹر محمد انور ایڈووکیٹ نے کی۔ نقابت کا فریضہ راقم الحروف نے انجام دیا۔

منجانب:۔ رانا محمد بلال ربانی صدر اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل سمبڑیال

خطبہ جمعۃ المبارک

25 اپریل 2014ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد اہلحدیث چک 112 علی آباد ضلع ننکانہ صاحب میں مولانا قاری شفیق الرحمٰن نے حقوق العباد کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ ان کا خطاب نہایت مؤثر تھا۔

منجانب:۔ عبدالمنان واہلہ چک ہذا

اگر کسی خوش الحان قاری کی ضرورت ہو

اگر کسی مسجد انتظامیہ کو امامت و مدرس کے لیے خوش الحان، تجربہ کار قاری کی ضرورت ہو تو رابطہ کریں۔ 0302-6962068

نوٹ: سیالکوٹ شہر کو ترجیح دی جائے گی۔

دوا بھی غذا بھی

فیصل معجون قوت دماغ زعفرانی ®

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

طلباء، اساتذہ، علماء، وکلاء اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک انمول تحفہ

- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- بے خوابی، ذہنی دباؤ، جسمانی کمزوری اور اعصابی تناؤ کا اکسیر علاج
- معدہ و جگر کی گرمی اور کمزوری کا بہترین علاج
- ہر موسم، ہر مزاج اور ہر عمر میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- حمل، ولادت، زچگی اور رضاعت کی تمام کمزوریوں کا علاج
- نظام ہضم کی درستگی، اعصاب کی کمزوری اور پیدائش خون، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید
- بیماری اور آپریشن کے بعد ہونے والی کمزوری کا بہترین علاج

بذریعہ ڈاک ڈلیوری کسی اضافی خرچ کے بغیر

0314-3085577

تعارفی قیمت 1200/- Wgt.: 600gm

5 گرام دودھ کے ہمراہ، صبح شام

اجزائے معجون

زعفران	جوہر مرجان	آملہ	مرچ سیاہ	مغز خیارین	الائچی خورد
بادیان	شہد	اسطوخودوس	مغز فندق	گوند کتیرہ	ورق طلاء
مروارید	بلیلہ	برہمی بوٹی	گل سرخ	ورق نقرہ	گاؤزباں
دارچینی	جوہر آہن	مغز اخروٹ	خشخاش	مغز بادام	طباشیر
کشنیز	مویز منقی	مغز کدو	مغز تربوز	الائچی کلاں	زرشک

Faisal Foods ® Star Plaza, D-Ground, Faisalabad. 0314-3085577

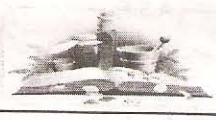

فیصل FOODS ®

تبلیغی واصلاحی پروگرام

جامعہ حرمین ظفروال کے زیر اہتمام ضلع بھر میں ماہ اپریل کے دوران تبلیغی و اصلاحی پروگرام زیر سرپرستی حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفروال منعقد ہوئے۔ جن میں مولانا عبدالستار راشد، حافظ محمد یوسف مجاہد، قاری لیاقت علی ربانی، حافظ شاہد عمران، حافظ رفاقت محمدی، حافظ جمیل شاکر، حافظ محمد شاہد ربانی، حافظ محمد یحییٰ گھمن، حافظ محمد اجمل، حافظ شفیق الرحمٰن، قاضی عبدالغفار، قاری عباس اشرف، قاری فضل الرحمٰن، مولانا مختار شاکر نے خطابات فرمائے۔

شعبہ نشر واشاعت جامعہ حرمین ظفروال

درخواست دعائے صحت

مولانا نوید وقار بھٹہ (مانانوالہ) ان دنوں ٹانگ کے آپریشن کے باعث صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

دعا گو:۔ ابوسفیان بھٹہ (مانانوالہ)

فاروقہ شہر میں اہلحدیث یوتھ فورس کی تنظیم نو

مورخہ 4 اپریل بعد نماز جمعہ مسجد اہلحدیث میں مولانا حافظ عبدالغفور صاحب ناظم ضلع سرگودھا نے نوجوانوں کا اجلاس طلب کیا جس میں 80 سے زائد نوجوان شریک ہوئے، ان کی رکن سازی کی گئی اور درج ذیل بالاتفاق عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر: محمد افضل ..... جنرل سیکرٹری: محمد نعیم شہزاد

خازن: محمد آصف۔ بعد ازاں محترم حافظ صاحب نے نوجوانوں کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور ان کی دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

منجانب:۔ نعیم الغفور ساجد 0304-6650054

حق مغفرت فرمائے

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گجرات کے رہنما اور مرکزی جامع مسجد اہلحدیث جید پور ضلع گجرات کے امام وخطیب حافظ عبدالستار قاسم شہیدؒ پر نامعلوم افراد نے قاتلانہ حملہ کیا۔ وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے 20 اپریل کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

21 اپریل کو ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں جید پور میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں مقامی لوگوں کے علاوہ ضلع بھر سے بہت سے لوگ اور علماء کرام شریک ہوئے۔ حضرت حافظؒ کی پہلی نماز جنازہ وصیت کے مطابق حضرت قاری وسیم صاحب خطیب بھوا اور دوسری نماز جنازہ مولانا حافظ عبدالحمید عامر امیر ضلع جہلم نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ، مرحوم کو جنت الفردوس اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم:۔ قاری عبدالغفار صدیقی صدر A.Y.F چک پنڈی گجرات 0333-8464179

ضرورت رشتہ

(1) بیٹی عمر 26 سال، مناسب قد، تعلیم ترجمہ قرآن ڈبل ایم اے، بی ایڈ، گورنمنٹ ملازم سکیل ۱۴، ماہر اُمور خانہ داری۔

(2) بیٹی عمر 18 سال، تعلیم فائنل ایئر بی۔اے

ترجیح ضلع قصور، اوکاڑہ، لاہور۔

شرائط: مسلک اہل حدیث، تعلیم یافتہ، شریعت کا پابند۔

رابطہ: 0324-4768755

مبارک باد

تحصیل احمد پور شرقیہ کے امیر مولانا اشفاق سلفی کو تحصیل احمد پور شرقیہ کے (کلاب) چیئرمین بیت المال منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور علی حسن گیلانی ایم این اے قاضی عدنان ایم پی اے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ منجانب:۔ حافظ عزیر احمد ضلعی صدر A.Y.F بہاولپور، عبدالشکور تحصیل صدر A.Y.F احمد پور شرقیہ

مدنی دواخانہ

معالج: ابوعبیدہ حکیم محمد ابراہیم حنیف

خطیب: مسجد محمدی باغوالی اہل حدیث،
☆ فاضل تحریک طب (رجسٹرڈ) پاکستان،
☆ فاضل درس نظامی، فاضل وفاق المدارس،
☆ فاضل طب اسلامی، نبوی، اسلامی اور یونانی طریق علاج

لیور لائف سیرپ
خون کی کمی، معدے کی خرابی
جگر کی کمزوری اور عام کمزوری کا حل

ہیئر لائف روغن
سر کی خشکی، سکری بالوں کی ہر اک خرابی
مثلاً ٹوٹنا، جھڑنا اور چھوٹے رہنا وغیرہ

اوقات کار: گرمیوں میں صبح 9 بجے تا 12 بجے، عصر تا مغرب..... سردیوں میں دوپہر 1 تا 5 بجے شام

پتہ: مین سٹاپ اسعد کالونی، شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ 0333-8113255

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "**جوہر نایاب**" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاءاللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

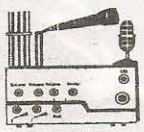

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیا ئیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

گولڈن سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا ئیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

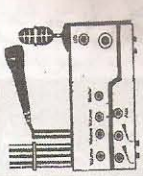

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا ئیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

گولڈن سٹار

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا ئیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ہم

عظیم مذہبی سکالر نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن

مولانا
محمد ابراہیم محمدی صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد منانیہ اہل حدیث
وزیر آباد

کو
ناظم تبلیغ

اہل حدیث یوتھ فورس (شمالی) پنجاب بننے پر

مبارکباد

پیش کرتے ہیں اور

قائد یوتھ فورس

حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب

صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

جرنیل یوتھ فورس

حافظ فیصل افضل شیخ صاحب

جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

شیر یوتھ فورس

حافظ محمد عمران تبسم صاحب

صدر اہل حدیث یوتھ فورس شمالی پنجاب

فخر یوتھ فورس

حافظ منظور الٰہی صاحب

جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس شمالی پنجاب

کے حُسن انتخاب پر انہیں **خراج تحسین** پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں: کہ اللہ تعالیٰ انہیں قوم وملت کی خدمت کی **کما حقہ** توفیق عطا فرمائے آمین

منجانب: چوہدری محمد منور کاہلوں وانتظامیہ جامع مسجد ساقی کوثر اہل حدیث ٹھیٹھر دھمتھل تحصیل ظفروال 0303 6004005

ENR#3246
SAUDIA REG
4139

IATA

تکبیر
ٹریولز اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اہلحدیث
حج گروپ

مکتب نمبر 20 (اولڈ منیٰ) مع صوفہ کم بیڈ

حج 2014

بہترین ہوٹل پیکیجز

بہترین سہولیات اور تجربہ کار سٹاف کے ساتھ

سنت کے مطابق حج کیلئے معلومات حاصل کریں

چیف ایگزیکٹو
محمد زبیر عقیل
فاضل مدینہ یونیورسٹی
ایم اے پنجاب یونیورسٹی
0300-8450426

ڈائریکٹر
محمد نواز ڈوگر
0300-4699430

شاور سنٹر موڑ سمن آباد ملتان روڈ لاہور
042-37525001-2

اطلاع برائے جماعتی احباب

مرکز الحرمین الاسلامی فرخ ٹاؤن ملتان کی انتظامیہ جو کہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے حکم اور اختیارات سے بنائی گئی ہے جو مورخہ 03-01-2013 سے درج ذیل احباب پر مشتمل ہے:

(1) صدر انتظامیہ..... چوہدری عبدالرشید گجر صاحب

(2) نائب صدر:..... ملک محمد واصف شریف صاحب

(3) ناظم:۔..... محمد افضل صاحب

(4) نائب ناظم:۔..... حاجی محمد سلیم صاحب

(5) ناظم مالیات:۔..... ذوالفقار صاحب

(6) نائب ناظم:۔..... محمد علی صاحب

(7) ناظم نشر و اشاعت:۔ چوہدری محمد بشیر صاحب

نوٹ

مولانا عبدالرحیم گجر صاحب جو کہ اس سے قبل مذکورہ باڈی کا حصہ تھے لیکن جماعتی نظم کی خلاف ورزی اور جماعت اسلامی میں شمولیت کی وجہ سے ان کو مذکورہ باڈی سے بحکم ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ خارج کر دیا گیا ہے، اب اس ادارے سے ان کا کسی قسم کا تعلق نہیں رہا۔ لہٰذا جماعتی احباب ان کے ساتھ اس ادارے کے نام پر کسی قسم کا تعاون نہ کریں۔

منجانب:۔ انتظامیہ مرکز الحرمین الاسلامی فرخ ٹاؤن، ملتان

0301-7454653, 0300-6380360, 0300-7187965, 0345-7236455

مبروک مبروک مبروک مبروک مبروک مبروک

ہم ڈویژنل بیداریٔ ملت کانفرنس گوجرانوالہ

اہلحدیث کی بے مثال تاریخ ساز کامیابی پر

صوبائی و ضلعی قیادت

مولانا محمد نعیم محترم شیر اہلحدیث صاحب حفظ اللہ
سرپرست مرکزیہ

پروفیسر حافظ مولانا عبدالستار حامد صاحب حفظ اللہ
خطیب اسلام
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پنجاب

جناب محترم میاں محمود عباس صاحب حفظ اللہ
فخر پنجاب
ناظم مرکزی جمعیۃ اہلحدیث صوبہ پنجاب

قاری مولانا محمد حنیف ربانی صاحب حفظ اللہ
محترم شیر ربانی
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ

حافظ مولانا محمد عثمان شاکر صاحب حفظ اللہ
محبوب عوام محترم جناب
ناظم مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ

محترم جناب ضیاء یوسف اللہ صاحب حفظ اللہ
نوجوان قیادت
ناظم ماہ الیات ضلع گوجرانوالہ

کو ھدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

حافظ محمد طارق سعید سید محمد مصطفیٰ جعفر حافظ عتیق الرحمن طاہر

مولانا احتشام الحق بھوپال قاری محمد تنویر قمر حافظ محمد عمران ربانی حافظ سرفراز احمد نجمی

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث
ضلع گوجرانوالہ

Saad art 0300-6434393

زیر صدارت
شیخ الحدیث
مولانا علامہ حافظ
حضرت
عبدالعزیز علوی صاحب
شیخ الجامعہ

زیر سرپرستی
الحاج بشیر احمد صاحب
رئیس الجامعہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں

تقریب
اختتام صحیح بخاری شریف

بتاریخ 30 مئی 2014 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب

مہمان خصوصی
پروفیسر علامہ
حضرت ساجد میر صاحب
ناظم اعلیٰ
جامعہ سلفیہ و امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

درس بخاری
فضیلۃ الشیخ
جناب پروفیسر ڈاکٹر
فضل الٰہی صاحب
اسلام آباد

فضیلۃ الشیخ
مولانا حضرت
محمد یونس صاحب
خطیب الجامعہ

شیخ التفسیر
حضرت مولانا حافظ
مسعود عالم صاحب
فاضل مدینہ یونیورسٹی

فضیلۃ الشیخ
جناب مولانا حضرت
عبدالحنان صاحب
مفتی الجامعہ

مہمانان گرامی

☆ حاجی محمد ارشد (پاشا والے) صاحب
☆ مولانا محمد یوسف انور صاحب
☆ قاری محمد ایوب صاحب
☆ میاں منیر احمد صاحب
☆ میاں عطاء الرحمٰن طارق صاحب خوشاب
☆ حاجی مشتاق احمد صاحب
☆ میجر (ر) زبیر قیوم بٹ صاحب لاہور
☆ جناب عرفان اللہ ثنائی صاحب سرگودھا
☆ حاجی محمد ایوب صابر صاحب
☆ عبدالرؤف صوفی صاحب
☆ میاں محمد عباس بھلہ صاحب
☆ حاجی محمد اعظم صاحب
☆ میاں محمد فضل حق ثانی صاحب لاہور
☆ حاجی محمد قاسم صاحب
☆ حاجی محمد ایوب صاحب
☆ حاجی محمد طاہر صاحب سرگودھا

الداعی الی الخیر
جامعہ سلفیہ فیصل آباد
8780274
8780374

A product of **BMA** Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

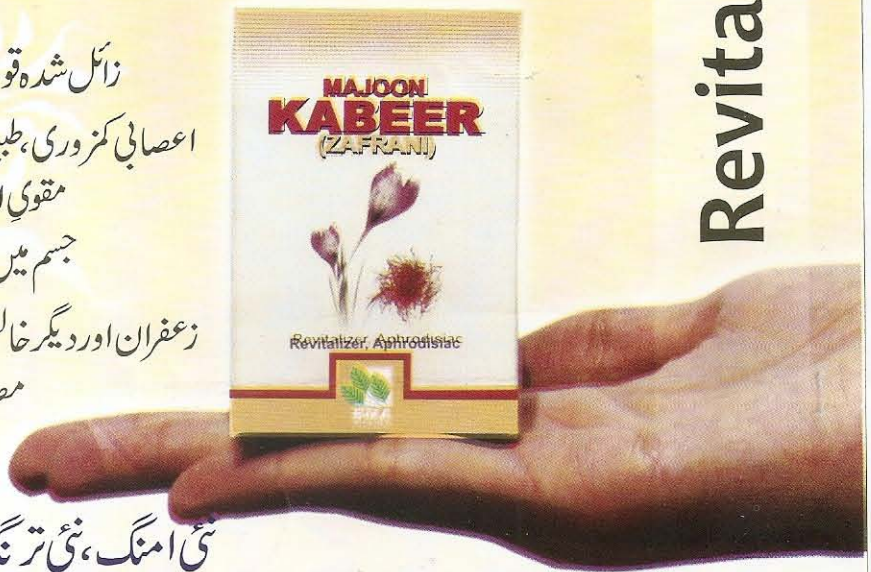

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

ہم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کی تاریخی

پاکستان اہلِ حدیث کانفرنس

کی فقید المثال کامیابی پر

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن

اوران کے رفقاء کارکو

محترم قاضی فیاض قدیر صاحب
نائب صدر

مولانا عمار یاسر صاحب
ناظم

قاری حفیظ الرحمن سندھو صاحب

جناب حافظ مقصود احمد صاحب
صدر

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث لاہور
کے زیر اہتمام ہونے والی

عظمت توحید و رسالت ﷺ کانفرنس

کی شاندار بے مثال اور لاجواب کامیابی پر

جناب محترم رانا محمد نصر اللہ خاں صاحب
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث لاہور

جناب محترم ایڈووکیٹ امتیاز احمد مجاہد صاحب
ناظم مرکزی جمعیۃ اہلحدیث لاہور

جناب محترم حافظ محمد نواز بٹ صاحب

اوران کے رفقاء کودل کی گہرائیوں سے

مبارکباد

پیش کرتے ہیں۔

منجانب

حاجی محمد سعید احمد —— ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد

چوھدری حنظلہ طور نمبردار ۔ ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تاندلیانوالہ